فذکر بالقرآن من یخاف وعید

الحمد للہ کہ درین آوان حمید و ایام سعید نسخہ مفید المسمی

برد تقلید بالکتاب المجید

بتصحیح و سعی سدید و کوششہائے مزید

بمطبع فاروقی محمد معظم طبع گردید

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون والصلوة والسلام علی خیر خلقه الذی حج الکفرة الفجرة بالحجج الساطعة والبراهین القاطعة من اللسان والسنان والمعجزات و الفرقان وان ابی الجاحدون وعلی آله واصحابه والائمة التابعین الذین هم یفوز السعادات الاخرویة ...

وبعد ...

بسم الله الرحمن الرحیم

سب خوبیان الله کو ہین جسنی بہیجا اپنا رسول راہ کی سوجہہ لیکر اور سچا دین کیون بالاکری اوسکا ساری دین پر اور پڑے برا مانین مشرک اور پوری رحمت اور سلامتی کا اوتارہ بہترین مخلوق پر جسنی دبایا کفار بدکار کو کہلی دلیلون اور یقینی حجتون زبان اور برچہیون اور معجزون اور قرآن سی اور بڑے انکار کرین منکر اور اوسکی اہلبیت اور اماموں پر کہ اوسکی سچی اور پیارے ہین جو اپنی دکہہ اوٹہانیکی رو ہانکی خوبیان مانگیے اس جہی جیسے کہ بیری بہت سی بیاری ایک پڑ رگ ہین جیسے ٹہرکائی گئی نے اونکو کام ہو یعنی جہین جاننا کہ ایک امام یا ایک ہی نہ سب کی باتین ماننا ضروری ہو اور سمجہنا کہ کہلم کہلا شیطان کی قدم بقدم چلنا اور خدا کی گناہونکی دروازون مین گہستا ہی اسلئے یہہ تہوڑی سی سطرین مین ایک ایسی کی جسکو سمجہہ اور بہلائی کا ذرہ تجربہ نہین بلکہ برا سمجہ اور برا اس مین رحمت پروردگار رہہ چاہی گئی بندہ کی بندہ ہائی **محمد حسین خان** بیٹا محمد داود خان جو ... محمد ہی کا الله و سکو اور اوسکی ماں باپ بخشدی اور ان دونونکا اور اوسکا بہلا کری ہین کچہ دلیلین قرآن و حدیث و اقوال علما و صلحا اور اپنی عقل سی کہلی کہلی لکہی ہین اسلئے کہ جو جو حق بات معلوم ہو تو اوسکا جہوڑنی بہی نہین جاتی کیونکہ دین کی سچی بات کا چہپانا منع ہی سب ایسی ہو نہین یہہ دین آسان اور سکا ... تو اس امر مین نرا ہی فرمایا سبب ... کہنی والی جو لوگ چہپاتی ہین جو کچہہ ہمنی اوتارا صاف حکم اور راہ کی نشان بعد اسکی کہ ہم اوسکو کہول چکی لوگون کی واسطی کتاب مین او نکو لعنت دیتا ہی خدا

... مما املى ... العبد ... محمد حسین خان ... محمد داود خان ... غفر الله له ولوالدیه ...

... الکتب ... الله ...

اور لعنت دینی ہین لعنت دینی والی مگر جنہون نے توبہ کی اور سنوارا اور بیان کردیا تو اون کو
معاف کرتا ہون اور مین معاف کرنیوالا مہربان ہون اور فرمایا ہماری رسول مقبول نے
جسکے ایماندار جانتے ہین کہ دین نام خیرخواہی کی ہی اور پہنچا دوسیری طرف سی ایک ہی
سہی جیسی فرمایا ہو سو تو اب ہوشیار ہو جاوین اونہین بادشاہ بڑے جاننی والی کے
توفیق دینی سے بیان کرتا ہون مر تقلید کی دلیلون مین سے ایک یہہ اللہ تعالی کا قول ہے
خطاب عام سب پر ہی ہو وان اور ان پر ہو نکو جو پہلی موجود تہی اور جو پیچہے ہوے ہین کے
سب دقتون اور دونون مین چلو اوسپر جو اوترا انکو تمہارے رب سی اور نہ چلو اوسکی
سوا اور رفیقون کے پیچہے تم کم دہیان کرتے ہو ملاحظہ فرمائی کہ یہہ آیت کتنی کہلی ہی تقلید کے
بگاڑ مین اسلیے کہ تقلید اسکا نام ہی یا کسیکی بات پر چلنا بلا دلیل جیسا کہ چنانچہ مسلم الثبوت
مین ہے اور اتباع یہی ہے ٹہیک دلیل سمیت تو خوب کہل گیا کہ ان دونون مین بڑا فرق ہے
اب سمجہو دوسری بات مان اور دوسری یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا سو قسم ہے تیری رب کی
اونکو ایمان نہوگا جبتک تجہکو منصف جانین جو جہگڑا اوٹہی آپس مین پہر نہ پاوین اپنی جی مین
خفگی تیرے چکوتی سے اور قبول رکہین مان کر سو بیشک اللہ غالب بڑا ہی والی نے
سچ ارشاد فرمایا ہی اس آیت مین جسکا حاصل یہہ ہے کہ سب ایمانداروں پر واجبات
اور ضروریات مین سی ہے کہ نہ پسند کرین کسیکی بات دین کی مسئلون مین عالم ہون
یا پرہیزگار ہون قاضی ہون یا حکام جب تک ایماندار نہ پنچ بناوین اون مین ہماری
پیغمبر اور پیشوا کو اوسپر اور اوسکی اولاد پر بہت پوری درودین ستہری نازل ہون
پروردگار عالم کی دربار سی اسلیے کہ نہایت کار اس تقلید کی یہہ ہی کہ پہنچ جاے ہمارا
تقاضا ظن راجح اور گمان قوی تک اور ایسا سمجہنا اصول دین مین معتبر نہین چنانچہ
اللہ تعالی نے فرمایا اٹکل کام نہ آوی ٹہیک بات مین کچہہ اور اس بات کو بڑے بڑے
علمانے خوب تحقیق کیا ہی ہماری آقا اور آقا عبد العزیز دہلوی نے تفسیر فتح العزیز کے

بما يعنيهم التعنت الخ الا الذين تابوا واصلحوا وبينوا فاولئك اتوب عليهم وانا التواب الرحيم وقال الرسول صلى الله عليه وسلم الدين النصيحة ... ومنها قوله تعالى اتبعوا ما انزل اليكم من ربكم ولا تتبعوا من دونه اولياء قليلا ما تذكرون وهذه الآية في ابطال التقليد ... ومنها قوله تعالى فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما فان الله عز وجل قد امر فيه بما محصله ان كل مؤمن من الواجبات والمحتمات ان لا يرضوا بقول احد من العلماء والاتقياء والقضاة والولاة في امر من امور الدين حتى يحكموا فيها نبينا وامامنا عليه وعلى آله اكمل التحيات الزاكيات من حضرة رب العالمين لان غاية ما في الباب انه سيصل الى الظن الراجح وهو غير معتبر في الاصول الدينية كما قال الله تعالى ان الظن لا يغني من الحق شيئا وكما حققه المحققون قال مولانا ومقتدانا عبد العزيز الدهلوي رحمه الله تعالى في تفسير قوله تعالى

در صفحهٔ ۳۵۸ یعنی در بستان ایشان مگر گمان فوتی می‌کنند و اعتقاد ایشان عی رسد مگر ظن راجح که در اصول دین از اعتبار ہی نیست و منہا انہ تعالی قال اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر فلم یحل اللہ الرد عند التنازع والتشاجر الا الی الکتاب والسنۃ احد من مجتہدیہم وامام سوی رسول اللہ صلعم مبرء الرتبۃ ذی الجاہ والاحترام

۵۸۱ صفحہ مین انہم الا یظنون کے بیان مین فرمایا ہے مطلب یہ ہے کہ نہین وہ سب مگر گمان باطل کرتے ہیں اور اعتقاد اونکا نہین پہونچتا ہے مگر اتنا کہ غالبًا ٹھیک ہے کہ اوسکا دین کے صولین کچہ اعتبار نہین اور تیسرے اون آیتون مین سے یہ ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین پہر اگر جہگڑا پڑا کسی چیز مین تو اوسکو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسول کے اگر یقین رکہتے ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر سو اللہ نے نہین درست رکہا جہگڑے بکہیڑے مین مجتہدون سے کیسیکے پاس مسئلہ کا لیجانا سواے اپنے نبی اور اپنے رسول کے جو سبکی مانے ہوئے بڑے عزت والے حکم سائی کے ہین اور اسلیئے اوس حکم کو اوبہایا اور ادہر کیا ہے اس قول سے اگر تم یقین رکہتے ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر تا الگ رہین اور خوب ڈرتے رہین سوا اللہ اور رسول کے کسی اور پاس لیجانے سے اور اللہ فرمانبرداری اور حکم ماننے اور نیکی کی توفیق دینے والا ہے فرمایا آنحضرت مبارک اگلے سنت رسول کے چلانے والے **ابو محمد حسین** بغوی نے اللہ اپنی رحمت سے اوسپر چہا جاوے اور اوسکو بہجون بہشت مین کہے فردوہ الی اللہ والرسول کے بیان مین یعنی قران کیطرف اور رسول کیطرف جبتک زندہ رہے اور جب رحلت کرے تو اوسکی حدیث کی طرف سب مسئلے لیجایا کرو اور مسئلہ کا لیجانا قرآن اور حدیث کیطرف فرض ہے جو اونمین وہ مسئلہ ملجا اور جو نہ ملے تو اونمین اجتہاد کی راہ ہے اور بعضون نے کہا کہ رد الی اللہ والرسول کے یہہ معنے ہین کہ عالم کو جو کوئی مسئلہ معلوم نہو تو کہدے اللہ ورسولہ اعلم یعنی مجہے تو معلوم نہین اللہ رسول جانتے ہین فرمایا ہمارے آقا گو شاہ **عبد العزیز** دہلوی رح نے ۵۹ صفحہ مین کہ جن لوگونکی حکم پر چلنا اللہ کے حکم سے فرض ہے وہ چہہ ٹہوک ہین اون سب مین پہلے ساری پیغمبر کہ اونکی حکمونکا ماننا ہیچ ہیچ خدا کے حکم ماننا ہے اسلئے کہ اللہ تعالے کی خوشی ناخوشی کی بات سے خبر پانی اونکی بیچ میں آئے ہوئی نہین سکتا ہے اسواسطے کہ مخلوق کو دور پڑنے اوسکی وجہ سے نہین ہوسکتا ہے کہ خدا کو پہچاننے کی باتون کو اپنے پر فرد گا

ولذا قرن ذلک بقولہ ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر وتحذیرا عن ارتکاب الذنب واللہ الموفق للطاعۃ والخیر قال الشیخ الامام محیی السنۃ ابو محمد الحسین الفراء البغوی تغمدہ اللہ برحمتہ واسکنہ بحبوحۃ جنانہ فی تفسیر قولہ تعالی فردوہ الی اللہ والرسول ای الی کتاب اللہ والی رسولہ ما دام حیا وبعد وفاتہ الی سنتہ والرد الی الکتاب والسنۃ واجب ان وجد فیہما فان لم یوجد فسبیلہ الاجتہاد وقیل الرد الی اللہ والرسول ان یقول اللہ ورسولہ اعلم قال مولانا ومقتدینا

شروع کیا اس بات کو بیہقی نی مدخل مین نقل کیا ہی اور دارمی نی شعبی رح سی نقل کیا ہی
کہ جو مسئلی مجتہد لوگ تیری سامنی حضرت سی بیان کرین تو تو اوسپر چلیو اور جو اپنی سمجھ اور
اجتہاد سی بتائین تو بدررو مین ڈالدیجیو اور فرمایا کہ قیاسی مسئلہ تو مردی کی طرح ہی کہ جب
فاقی پر فاقی ہون تب تو اوسکو کہایگا اور شریح رح نی فرمایا کہ حضرت کی حدیث تمہاری
قیاس سی پہلی ہی تو اوسی پر چلیو اور ایسی باتین نہ گہڑیو اسلئی کہ جب تک تو حدیث پر چلیگا
کبہی نہ بہکیگا یہ خلاصہ مین ہی اور یہ سب باتین تقلید کو حرام بتاتی ہین اور قرآن حدیث پر
چلنا سکہاتی ہین چنانچہ دہرامر کسی کم سمجہ کو دن پر نہ چہپی گا جسکی ذہن دینداری اور
اونہین مین سی ہی جو فرمایا خدا کی پہچاننی والی اللہ والی عالم امام شعرانی رح نی کشف الغمہ
عن الامہ مین کہ سب مذہب حق حق ہین حلکہ حضرت کی شریعت ہین اور جو کوئے
شریعت سمجہنی کو اس ورد انسی نہین گہسا اوسکو شریعت کی سمجہ کم ہی اور اوسکی ہاتہہ سی
بڑی بڑی خوبیان جاتی رہین اسلئی کہ جو حدیث اوسکی امام نی نہین لی وہ اوسکا عمل
چہوڑدیگا اور اوسکی ثواب سی بی نصیب رہیگا اور بی شبہہ ایک مذہب کوئی ہو شریعت کی
تمام حدیثونکو گہیری نہین اور اونہین مین سی ہی جو بڑی کہری اگلی عالم **ابو شکور**
سالمی رح نی اپنی کتاب مین جسکا نام تمہید فی علم العقاید والتوحید ہی فرمایا ہی دو مذہبون
مختلف کی احکام اور مسائل پر چلنا جیسا اختلاف مسائل مجتہدون مین ہی جیسی **امام اعظم**
اور **ابو یوسف** اور **محمد** اور **زفر** اور **شافعی** اور **مالک** اور ان کے سوا اور تابعین
لوگ اللہ اون سب پر رحم کری حلال ہی یا حرام ہی بعضی علما نی کہا کہ کئی مجتہدونکی
مسئلی لینا حرام ہی اور یہ قول معتزلہ اور روافض کا ہی اور اہل سنت وجماعت نی فرمایا
کہ جو مجتہد دینکی بات بتادی اور کسی مسئلہ مین پہلی مجتہد کے خلاف بتادی اور اجتہاد کری
جب پہلی کے چوک یقیناً کہلجای تو اوسپر چوک کی وجہ سی چلنا حرام ہی اور جب اوسکی
چوک نہ کہلی تو اوسپر چلنا درست ہی اتنی بات ہی کہ احتیاط پر چلنا بہت لائق اور سزاوار ہے

رواه البيهقي في المدخل والدارمي عن الشعبي قال ما حدثك هؤلاء عن النبي صلى الله عليه وسلم فخذ به وما قالوا برأيهم فألقه في الحش وقال [illegible] ... كذا في [illegible] وهذه العبارات [illegible]

والمذهب الواحد بلا شك لا يحوز على كل أحاديث الشريعة ومنها ما قال الفاضل المجيب أبو شكور السالمي في كتابه المسمى بالتمهيد في علم العقائد والتوحيد نصب المذهبين المختلفين في الأحكام والشرائع بالفتوى مثل اختلاف الفقهاء في المسائل كأبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد وزفر والشافعي ومالك رحمهم الله تعالى وغيرهم من التابعين هل يجوز أم لا قال بعضهم إنه لا يجوز اتباعهم وهو قول المعتزلة والروافض وقال أهل السنة والجماعة كل من أفتى في الدين واجتهد فيه فخالف من أفتى واجتهد قبله فإن كان ظهر خطاؤه بيقين فإنه لا يجوز اتباعه في ذلك وإن لم يظهر خطاؤه بيقين فإنه يجوز الاتباع والأحرى والأحوط

اللہ کو چھوڑ کر اور مسیح بیٹا مریم کا اور یہہ آیت رد تعیین مین جسکی ہم گفتگو کرتے ہین سورج سی
بہی زیادہ کہلی ہے اسلئی جتانیکی حاجت نہین اور پانچوین آیۃ شریفہ جو فرمایا بڑے
جاننے والے زندہ نے جنہون نے راہین نکالین اپنے دین مین اور ہوگئے کئی فرقے
تجہکو اونسی کچہ کام نہین اور یہہ آیۃ بہت کہلی ہے اس مین کہ تفریق کسی سے ہمارے
پیغمبر بانی ہوئے کی شریعت مین درود ہوجیو اللہ کی اوسپر اور اوسکی آل پہ سوائے
تعیین تفریق نہین تو اور کیا ہے چنانچہ پہیلے بڑی اور مشہور ہے اور چہٹی
اون آیتون مین سی یہہ جو فرمایا تمہاری جان ومال کے مالک نے حکم پر چلو اللہ کے
اور حکم پر چلو رسول کے اور ضایع مت کرو اپنی کئے اور ساتوین اون آیتین مین سے
یہہ ہے جو فرمایا سب پالنے والون کی پالنے والی نے اون لوگونکی واہ واہ مین جو
تقلید اور تعیین نہین کرتے سو تو خوشی سنا میرے بندونکو جو سنتی ہین بات پہر چلتے
ہین اوسکی نیک پر وہی ہین جنکو راہ دے اللہ نے اور وہی ہین عقل والے سو اللہ تعالی
نے سبہہ خوشخبری فرمائی ہے اون مومنین کو جو کتاب اللہ اور سنت کے موافق
چلتے ہین اور اونہین کو سمجہدار فرمایا تو اب تعیین کے واجب جاننے سی توبہ کیجیے
توبہ کا حق ہے اور اللہ کیطرف پہر جانا ہے اور اوسیکے ہان سب کا ٹہکانا ہے اور
انکے سوا اور بہت آیتین ہین صاف صاف اللہ و رسول کے حکم پر چلنے کے راہ بتانے
والیان درود خدا کی اوسپر اور اوسکی آل پہ اور سلام اور دیکہا دیکہی ریس ریسی کسی کی
پیچھے چلنا اوسکی ضد ہے چنانچہ یہہ امر اوسپر کہ جسکو ذرہ بہی علمون سے لگاؤ ہے بہت
کہلا ہے جیسا کہ اون علما کی جو معقول و منقول سمیٹے بیٹھے ہین اب یاد کیجیے کہ مین
تقلید و اتباع مین ذرہ پہلی فرق جتا چکا ہون وہ دو آیتین یہہ ہین فرمایا اللہ تعالی
نے مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر اور پہوٹ نہ ڈالو اور جو دے تمکو رسول سو
لے لو اور جس چیز سے منع کرے سو چہوڑ دو اور البتہ تمکو رسول اللہ کی چال چلنی اچہی ہے

من دون اللہ والمسیح ابن مریم وهذا فیما نحن فیه اظهر من الشمس فلا حاجة الی التنبیه ومنها قول العلام ان الذین فرقوا دینهم وکانوا شیعا لست منهم فی شیء وهو واضح فی ان التفریق باطل فی شرع بعثه الرسول المطاع صلی اللہ علیه وعلی آله وسلم اذ لیس التعیین الا التفریق کما هو شان وزاغ ومنها قوله تعالی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم ومنها قوله رب الارباب مادحا لمن لم یقلدوا ویعینوا فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئک الذین هداهم اللہ واولئک هم اولوا الالباب فان اللہ تعالی قد بشرهم ببشری الهدایة و کونهم من اولی الالباب فتوبوا من ایجاب التعیین حق متاب والی اللہ المرجع والیه المآب وغیرها من الآیات البینة الدالة علی طاعة اللہ وعلی رسوله صلی اللہ علیه وسلم والتقلید منافیهما کما هو ظاهر علی من له ادنی مسکة من العلوم وفضل العلماء الجامعین المعقول والمنقول فتذکر فانا قد بینا الاعتصام مثل قوله تعالی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا وما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا ولقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة

اونچی نکرو اپنی آوازین نبی کی آواز سے اوپر اور جو لوگ دبی آواز بولتے ہین رسول اللہ کے
پاس وہی ہین جنکی دل جانچے ہین اللہ نے ادب کیواسطے اونکو معافی ہے اور بڑا نیگ
اور کیا دہیان نہین کرتے قرآن مین یا دلونپر لگ رہی ہین اون کے قفل اور جو لوگ
پکڑ رہے ہین کتاب اور قائم رکہتے ہین نماز ہم ضائع نکرینگے ثواب نیکی والون کی سو
خبر دی اللہ غالب تر الٰہی والی نے کہ قرآن پر چلنے والے مصلحین ہین تو خوب کہل گیا
کہ مقلد جکڑے ہوئے تقلید اور تعیین کی بیڑیون مین مفسدین ہین اور کام نہین کسی
ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب ٹہرا دے اللہ اور اوسکا رسول کچہہ کام کہ اونکو رہے
اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اوس کے رسول کے سو راہ بہولا
صریح چوک کر اور جو لوگ اولٹے پہر گئے اپنی پیٹہہ پر پیچہے اس سے کہ کہل چکے اونپر راہ
شیطان نے بات بنائی اون کے دلمین اور دیر کے وعدے دیئے اور جو لوگ منکر
ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے اور خلاف ہوئے رسول کے پیچہے اس سے کہ کہل چکے
اونپر راہ اللہ کا کچہہ نبگاڑینگے اور اون کے کئے وہ اکارت کر دیگا اور بتائی
اللہ نے ایک کہاوت ایک مرد کہ اوسمین کئی ساجہی ہین ضد سے اور ایک مرد
ہے پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی ہے اونکی کہاوت سب خوبی اللہ کو ہے
پر وہ بہت لوگ سمجہہ نہین سکتے ہین اور اس کتاب مین کچہہ شک نہین راہ بتاتی ہے
ڈر والون کو جو یقین کرتے ہین بن دیکہا اور درست کرتے ہین نماز اور ہمارا دیا کچہہ
خرچ کرتے ہین اونہون نے پائی ہے راہ اپنی رب کی اور وہی مراد کو پہنچے سو تو پکڑ
رہ اوسی پر جو تجہکو حکم آیا تو ہی بیشک سیدہی راہ پر اور یہ مذکور ہے تیرا اور تیری
قوم کا اور آگے تم سے پوچہہ ہوگی اور پوچہہ دیکہہ جو رسول بہیجے تہی ہم نے
تجہسی پہلے کبہی ٹہرائے ہین رحمن کے سوا اور حاکم کہ پوجے جاوین اور ہم نے
اوتارین ہمنے صاف آیتین تیری طرف اور اون کا انکار تو بیحکمی کرینگے

ولا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبي و ان الذين يغضون اصواتهم عند رسول الله اولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوى لهم مغفرة واجر عظيم افلا يتدبرون القرآن ام على قلوب اقفالها والذين يمسكون بالكتاب واقاموا الصلوة انا لا نضيع اجر المصلحين فاخبر الله عز وجل بانهم هم المتمسكين بالكتاب والتعيين ان المقلدين هم المفسدين

وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبينا ان الذين ارتدوا على ادبارهم من بعد ما تبين لهم الهدى الشيطان سول لهم واملى لهم ان الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله وشاقوا الرسول من بعد ما تبين لهم الهدى لن يضروا الله شيئا وسيحبط اعمالهم ضرب الله مثلا رجلا فيه شركاء متشاكسون ورجلا سلما لرجل هل يستويان مثلا الحمد لله بل اكثرهم لا يعلمون ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوة ومما رزقناهم ينفقون اولئك على هدى من ربهم واولئك هم المفلحون فاستمسك بالذي اوحي اليك انك على صراط مستقيم وانه لذكر لك ولقومك وسوف تسئلون واسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا اجعلنا من دون الرحمن آلهة يعبدون ولقد انزلنا اليك آيات بينات وما يكفر بها الا الفاسقون

ومن يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا لقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر يا ايها الذين امنوا استجيبوا لله وللرسول اذا دعاكم لما يحييكم تنبيه للاشارة ولا يخفى على المتأمل الذي يريد الدنيا وزينتها قال الله تعالى من كان يريد حرث الآخرة نزد له في حرثه ومن كان يريد حرث الدنيا نؤته منها وما له في الآخرة من نصيب فذروا واتصفوا

اور جو کوئی چلے سوای مسلمانون کی راہ کی ہم اوسکو حوالہ کرین وہی طرف جو اوسنی پکڑ لیے اور ڈالین اوسکو دوزخ مین اور بہت بری جگہ پہنچا اور ہم نے سہج کر دیا قرآن سمجہنی کو پہر ہے کوئی سوچنیوالا اے ایمان والو مانو حکم اللہ کا اور رسول کا جسوقت بلاوی تمکو ایک کام پر جسمہاری زندگی ہی اور انکی سوا اور آیتین ہین سمجہدار کو سین ہی بس ہے اور مورکہ کو اترا تیکو جسقدر دنیا چاہی قرآن حدیث یا کسی ولی عالم کا قول یا عقلی بات کچہہ مفید نہین فرمایا اللہ بڑائی والے نے جو شخص چاہتا ہو کہیتی آخرت کی بڑہاوین ہم اوسکی کہیتی اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کہیتی اوسکو دین ہم کچہہ اوسمین سے اور اوسکو نہین آخرت مین کچہہ حصہ اب سوچئی اور انصاف کیجئی یہ باتین اللہ کی ہم سناتے ہین تہکا نیک پہر کون ہی باتکو اللہ اور اوسکی باتین چہوڑ کر مانینگے خرابی ہو جہوٹی گنہگار کی کہ سنی اللہ کی باتین اور باتین پڑہی جاوین پہر ضد کرے غرور سے جیسے اوسنی سنی نہین سو خوشی سنا دے تو اوسکو دکہہ کی مار کی اور اوس سے زیادہ بے انصاف کون جو سمجہایا جاوے اللہ کی باتون سی پہر وہ اوسنی مونہہ موڑے سو مقرر ہم گنہگارون سی بدلا لینی والے ہین اور اونہین نقلی دلیلون مین سے ہی جو فرمایا ہمارے پیغمبر سفارشی ان پڑہ بتانیوالی نے اونپر اور اونکی والا دیر درود وسلام تم مین کوئی ایمان والا نہوگا جبتک اوسکی جی کی چاہت میرے لائے کی تابعدار ہو نجاوے اور کوئی تم مین ایمان والا نہوگا جبتک مین اوسکو باپ اور بیٹی اور سبہ لوگون سی زیادہ پیارا ہو جاوون یا جیسی ارشاد فرمایا ہو اور ان دو حدیثون کی سوا اور بہت بزرگ حدیثین ہین جیسے جو کچہہ سنا میری حدیث کو اوسکے بگاڑ کیوقت تو اوسکو سو شہید کا ثواب ہے اور جیسے صنعانی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہی جنہون نے مشارق الانوار مین صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی صحیح صحیح حدیثین جمع کین ہین اونپر بخشنیوالے مہربان کی دربار سے رحمت نازل ہو کہ مین انکی رات گیارہوین تاریخ مہینے ربیع الاول چہہ سو بائیسوین سن مین سونے لگا اور مینے عرض کیا کہ اے اللہ مجھے آج کی رات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب کر کیونکہ تجہی معلوم ہے کہ میرا جی آپکی زیارت کو کیسا لوٹتا ہی

ايات الله تتلى عليه ثم يصر مستكبرا كأن لم يسمعها فبشره بعذاب اليم ومن اظلم ممن ذكر بآيات ربه ثم اعرض عنها انا من المجرمين منتقمون ومنها ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به ولا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين

الى غير ذلك من الاحاديث كما قال من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد وكما قال الصنعاني صاحب مشارق الانوار من الاحاديث الصحاح عليه رحمة الملك الغفار اني ليلة الحادي عشر من شهر ربيع الاول سنة اثنين وعشرين وستمائة قلت اللهم ارني الليلة نبيك محمدا صلى الله عليه وعلى آله وسلم في المنام فانك تعلم اشتياقي اليه

فرأيت بعد هيئة من الليل كأني والنبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم في مشربة ونفر من أصحابي أسفل منا عند درجة المشربة فقلت يا رسول الله ما تقول في حوت ميت أحلال هو فقال وهو يتبسم إلي نعم فقلت وأنا أشير إلى من أسفل من أصحابي فاسمعهم إياه فقال لا تقل شيئا فقلت يا رسول فقال لا تقل كيف يا رسول وعاتبوني فقلت ابتغضني فقال كلاما ليس عرضت الله وإنما معناه ثم أقبل لفظه وإنما لا يقبله قولي على من يعظهم عليهم يلومهم فقلت صبيحة ثلاث الليل بالله من أن وأنا أعود أحدث حديثه بعد ليلتي هذه على الذين يتكلمون فيما بينهم ثم لا يجعلون في أنفسهم حرجا مما قضى ويسلمون تسليما

ومنها حديث القرطاس الذي على التقرير والإجماع بلا نكير حيث قال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم ايتوني بكتاب اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده أبدا فقال عمر الفاروق رضي الله عنه حسبنا كتاب الله وقد وقع هذا بمحضر أكثر الصحابة رضوان الله عليهم أجمعين ومنها ما أخرجه مسلم عن زيد بن أرقم ... أيها الناس فإنما أنا بشر يوشك أن يأتي رسول ربي فأجيب وأنا تارك فيكم الثقلين أولهما

تومینی اوسی رات آنکهه جهپکتی ہی دیکها کہ گویا مین اور حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ایک بالاخانہ مین مین ایسی حالتین کہ میری کتنی ہی ساتهی ہمسے نیچی بالاخانہ کی سیڑہیون پاس ہین تومینی عرض کیا کہ ای حضرت آپ جس مری مچہلی کو دریائی کنارہ پہینک دی ہی کیا فرماتی ہین کیا وہ حلال ہی تو حضرت نی میری طرف مسکراکر فرمایا کہ ہان حلال ہی تو مینی اون لوگون کیطرف جو سیڑہیون کی نیچی تہی سین چلاکر کہا کہ حضرت آپ میری ساتہیون سی تو فرمادیجئی کیونکہ وہ میری تو نمانین گی تو حضرت نی فرمایا کہ تونی مجہی براکہا اور اونہون نی مجہی بُرا لگایا تب مینی عرض کیا کہ حضرت یہ کہی تو حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی ایسی بات فرمائی کہ اب مجہی اوسکی بول یاد نہین ہین اور اوسکی معنی تو یہی ہین کہ تونی میری حدیث ایسی سی کہی کہ اوسنی اوسکو نمانا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اونکی طرف مُنہ مبارک کرکی کچہہ بُراکہا اور نصیحت فرمانی لگی تب مینی اوس رات کی صبحکو ہی جی مین ٹہان لیا کہ مین خدا کی پناہ چاہتا ہون کہ اس رات کی پیچہی کیسکی سامنے حضرت کی حدیث بیان کرون سوا اون لوگون کی جو اپنی جہگڑون مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پنچ ٹہراتی ہین پہر اپنی جیومین آپکی چکوتی سی کچہہ تنگی اور خفگی نہین لاتی اور مان لیتی ہین جیسی خوب ماننا چاہئی اور اونہین دلیلون مین سی ہی قرطاس کی حدیث جو حضرت کی حضور مین ایسی اجماع کی خبر دیتی ہی کہ کسینی اوسکا انکار نہین کیا جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نی فرمایا کہ کاغد لاؤ کچہہ مین تمہین لکہدون جو پہر کبہی نہ بہکو تو حضرت عمرؓ نی جو حق اور باطل کو الگ کرتی تہی حضرت سی عرض کیا کہ حضرت ہمین قرآن بس ہی اور یہی ہوا یہ معاملہ بہت سی صحابہ کی سامنی اور اونکی سبہی راضی ہوا اور اونہین دلیلون مین سے جو حدیث امام مسلم نی ارقم کی بیٹی زید کی روایت سی نکالی ہی بعد حمد وصلوۃ کی خوب سن رکہو ای لوگو کہ آدمی ہی ہون جہٹ پٹ اللہ کا بہیجا فرشتہ میری جان نکالنی کو آئے گا پہر مین خدا کا حکم مان لون گا اور مین تم مین دو عمدہ چیزین چہوڑے جاتا ہون پہلی

٨

ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم وغیرہا والعاقل تکفیہ الاشارۃ ولا یہدی للجاہل المتکبر الذی یرید الدنیا وزینتہا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال اللہ تعالی من کان یرید حرث الآخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا وما لہ فی الآخرۃ من نصیب فتدبروا وانصفوا

اور جو کوئی چلے سوا مسلمانون کی راہ کے سوای ہم اوسکو حوالہ کرین وہی طرف جو اوسنی پکڑے
اور ڈالین اوسکو دوزخ مین اور بہت بری جگہ پہنچا اور ہم نے سہج کر دیا قرآن سمجھنی کو پہر ہے
کوئی سمجہنیوالا اے ایمان والو مانو حکم اللہ کا اور رسول کا جبوقت بلاوے تمکو ایک کام پر جو تمہاری
زندگی ہی اور انکی سوا اور آیتین ہین سمجہدار کو یہین ہی بس ہے اور جو لکہہ کو اترا تیکو جسنی
دنیا چاہی قرآن حدیث یا کسی ولی عالم کا قول یا عقلی بات کچہہ مفید نہین فرمایا اللہ نے آگے دائی
جو شخص چاہتا ہو کہیتی آخرت کی بڑہاوین ہم اوسکی کہیتی اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کہیتی اوسکو
دین ہم کچہہ اوسمین سے اور اوسکو نہین آخرت مین کچہہ حصہ اب سوچئی اور انصاف کیجئی یہ باتین
اللہ کی ہم سناتے ہین تجہکو ٹہیک پہر کون سی باتکو اللہ اور اوسکی باتین چہوڑ کر مانیگے
خرابی ہو جہہ گنہگار کی کہ سنی اللہ کی باتین اور اس پر اڑے جاوین پہر ضد کرے غرور سے
جیسے اوسنی سنی نہین سو خوشی سنا دے تو اوسکو دکہہ کے مار کی اور اوس سے زیادہ
بے انصاف کون جو سمجہایا جاوے اللہ کی باتون سے پہر وہ اوسنی مونہہ موڑے مقرر
ہم گنہگارون سے بدلا لینے والے ہین اور نہین نقلی دلیلون مین سے ہی جو فرمایا ہمارے
پیغمبر سفارشی ان پر جتنا نبیوں آئے اونپر اور اونکی اولاد پر درود و سلام تم مین کو
ایمان والا نہو گا جبتک اوسکی جی کی چاہت میرے لائے کی تابعدار ہو نجاوے اور کوئی
تم مین ایمان والا نہو گا جبتک مین اوسکو باپ اور بچی اور سب لوگون سے زیادہ پیارا
ہو جاون یا جیسی ارشاد فرمایا ہو اور ان دو حدیثون کی سوا اور بہت بزرگ حدیثین ہین
جیسے جو کوئی سامیری حدیث کو امت کے بگاڑ کیوقت تہامے اوسکو سو شہید کا ثواب ہے اور جیسے
صغانی رح نے فرمایا ہی جنہوں نے مشارق الانوار مین صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی صحیح صحیح حدیثین جمع
کین ہین او بخشیوالے مہربان کے دربار سے رحمت نازل ہو کہ مین انوار کی رات گیارہوین
تاریخ مہینی ربیع الاول چہہ سو بائیسوین سن مین سونے لگا اور مینی عرض کیا کہ ای اللہ مجھے آجکی رات
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب کر کیونکہ مجہی معلوم ہے کہ میرا جی آپکی زیارت کو کیا لوٹتا ہی

تلک آیات اللہ نتلوہا علیک بالحق فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یؤمنون ویل لکل افاک اثیم یسمع آیات اللہ تتلی علیہ ثم یصر مستکبرا کان لم یسمعہا فبشرہ بعذاب الیم ومن اظلم ممن ذکر بآیات ربہ ثم اعرض عنہا انا من المجرمین منتقمون وقولہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

من الاحادیث کما قال من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید وکما قال الصغانی صاحب مشارق الانوار ... فی لیلۃ الاحد الحادی عشر من شہر ربیع الاول سنۃ اثنین وعشرین وستمائۃ ... صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فانک تعلم اشتیاقی الی ... فی المنام ...

فرأيت لعبت جهتها من الليل كأني والنبي صلى الله عليه وآله وسلم في مشربة ونفر من أصحابي أسفل منا عند درجة المشربة فقلت يا رسول الله ما تقول في حوت ميت من ماء البحر أحلال هو فقال وهو يبتسم إلى نعم فقلت وأنا أشير إلى من أسفل الدرجة من أصحابي فإنهم لا يصلح [illegible]

تو مینی اوسی رات آنکھہ جھپکتی ہی دیکھا کہ گویا مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بالاخانہ مین ہین ایسی حالتمین کہ میری کتنی ہی ساتھی ہمسے نیچی بالاخانہ کی سیڑہیون پاس ہین تو مینی عرض کیا کہ ای حضرت آپ جس دریائی مچھلی کو دریائی کنارہ پہینک دی ہی کیا فرماتی ہین کیا وہ حلال ہی تب حضرت نی میری طرف مسکراکر فرمایا کہ ہان حلال ہی تو مینی اون لوگون کیطرف جو سیڑہیون کی نیچی تہی سین چلاکر کہا کہ حضرت آپ میری ساتھیون سی تو فرما دیجئی کیونکہ وہ میری تو نمانین گی تو حضرت نی فرمایا کہ تو نی بہی براکہا اور اونہون نی بہی بتا لگایا تب مینی عرض کیا کہ حضرت یہ کہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ایسی بات فرمائی کہ اب بہی اوسکی بول یاد نہین ہین اور اوسکی معنی تو یہی ہین کہ تونی تیری حدیث ایسی سی کہی کہ اوسنی اوسکو نمانا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اونکی طرف منہ مبارک کرکی کچھہ براکہا اور نصیحت فرمانی لگی تب مینی اوس رات کی صبحکو یہی جی مین ٹہان لیا کہ مین خدا کی پناہ چاہتا ہون کہ اس رات کی پہر کیسی کی سامنے حضرت کی حدیث بیان کرون سوا اون لوگون کی جو اپنی جہگڑون مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پنچ ٹہراتی ہین پہر اپنی جیونمین آپکی حکم سی کچہہ تنگی اور خفگی نہین لاتی اور مان لیتی ہین جیسی خوب ماننا چاہئی اور اونہین دلیلونمین سی ہی قرطاس کی حدیث جو حضرت کی حضور مین ایسی اجماع کی خبر دیتی ہی کہ کسینی اوسکا انکار نہین کیا جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ کاغذ لاؤ کچھہ مین تمہین لکھدون جو پہر کبہی نہ بہکو تو حضرت عمرؓ نی جو حق اور باطل کو الگ کرتی تہی حضرت سی عرض کیا کہ حضرت ہمین قرآن بس ہی اور سچ ہوا یہ معاملہ بہت سی صحابہ کی سامنی اور اونکی سب سی راضی ہوا اور اونہین میرے جو حدیث امام مسلمؒ نی ارقم کی بیٹی زید کی روایت سی نکالی ہی بعد حمد و صلوٰۃ کی خوب سن رکہو ای لوگو کہ آدمی ہی ہون جہٹ پٹ اللہ کا بہیجا فرشتہ میری جان نکالنی کو آئیگا پہر مین خدا کا حکم مان لونگا اور مین تم مین دو عمدہ چیزین چہوڑے جاتا ہون پہلی

فقالوا ليقال [illegible] فقلت كيف يا رسول الله فقال كلوا ما عندنا [illegible] قول علي من لا تقية له عليهم [illegible] فقلت [illegible] وأنا أعلم [illegible] ليلتي هذه [illegible] بينهم ثم لا يجدوا حرجا مما في أنفسهم قضيت ويسلموا تسليما

ومنها حديث القرطاس النبي على التقرير والإجماع بلا نكير حيث قال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم ايتوني بكتاب أكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده أبدا فقال عمر الفاروق رضي الله عنه حسبنا كتاب الله وقد وقع هذا بحضر أكثر الصحابة رضوان الله عليهم أجمعين ومنها ما أخرجه مسلم عن زيد بن أرقم [illegible] أيها الناس فإنما أنا بشر يوشك أن يأتي رسول ربي فأجيب وأنا تارك فيكم الثقلين أولهما

اوهما كتاب الله فيه النور والهدى فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به واهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي وفي رواية كتاب الله فيه النور والهدى من استمسك به واخذ به كان على الهدى ومن اخطأه ضل وفي رواية هو حبل الله من اتبعه كان على الهدى ومن تركه كان على ضلالة

پہلی اون مین اللہ کا قرآن ہی اوسمین نور ہی نور ہی اور ٹہیک رستی پر پہونچاتا ہی تو تم
سب اوسی پر چلیو اور اوسکو مضبوط پکڑے رہیو اور دوسری اوسمین میری گہروالی مین
اہلبیت کی معاملہ مین تمکو مین خدا کو یاد دلاتا ہون یہ حضرت نے تعظیماً اور تاکیداً تین بار
فرمایا اور ایک روایت مین ہی اللہ کی قرآن مین نور اور راہ بتاتا ہی جو اوسکو تہامی رہیگا سدا
وہی ٹہیک رستی پر رہیگا اور جو کوئی چوکا بہکگا اور ایک روایت مین ہی وہ اللہ کی رستی
ہی جو اوسکی ساتھ لگا رہیگا وہ سدا ٹہیک رستی پر لگا رہیگا اور جو چہوڑدیگا سدا بہکا رہیگا
او کہلی بات ہی کہ اللہ رسول پر ایمان اور دونون کی محبت اور قرآن اور اجماع ائمہ مجتہدین
کا اطاعت کو چاہتی ہین ایک شخص معین ہی کی چلنی کو نہین بتاتی ہین اور اللہ توفیق دینوالا مددگار
ہی اور سوا انکی اور احادیث بہت ہین اور اونہین نقلی دلیلونمین سی بڑے بڑے مجتہدون
کی قول مین اللہ اون سبکے سبسی راضی ہوا اور بڑی بڑی علما کی قول مین جو سب
ایماندار اونکو مانتی ہین اور بڑی صوفیون کی قول مین اللہ اون سب کو اعلی علیین مین
رکہی اور بہشت روزی کری رسول اللہ عزت دار اور بڑائی والی کی صدقہ سی اونپر اور
انکی آل پر درود و سلام ہو جو قیامت قایم ہونی تک ہماری بڑی امام نی اللہ اونپر یعنی
چہوڑی رحمت کری فرمایا کہ کسیکو نہین چاہئی کہ ہماری مسئلونپر چلی جبتک یہ نہ جانی کہ
ہمنی کہان سی نکالی مین سو بیشک یہ دونون قول امام صاحب کی بہت کہلی ہین کہ کسیکی
کہی پر چلنا درست نہین ہی مگر تحقیق کرتا رہی اور دلیل ڈہونڈہتا رہی اور یہان تقلید
بودی دکہیا گئی گذرسے ہوجاتی ہی اور سوا ان کی امام شافعی اور امام مالک اور
امام احمد کی بہتسی قول مین اللہ اون سب پر یعنی چوڑی رحمت کری ہماری امام حضرت
امام شافعی نی فرمایا کہ جب مین کوئی مسئلہ بتاؤن یا کوئی قاعدہ ٹہراؤن کہ اوسمین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی میری مسئلہ یا قاعدہ کی خلاف منقول ہو تو مسئلہ وہی ہی جو
حضرت نی فرمایا اور میرا قول اوسی کو جانو اور امام صاحب نی اس بات کو دہرانا تہرانا

والظاهر ان مقتضى الايمان بالله تعالى ورسوله وكتابه ومحبتهما والاجماع انما هو الاطاعة لا التقليد بالتعيين والله الموفق ومنها اقوال الائمة من المجتهدين رضوان الله عليهم اجمعين والخابر المقبولة للانام والصوفية الكرام اسكنهم الله اعلى عليين

فالقول ما قال صلى الله عليه وسلم وهو قولي وجعل الشافعي براوده

رواه البيهقي في المدخل وروى الدارمي عن الشعبي قال ما حدثوك عن النبي صلى الله عليه وسلم فخذ به وما قالوا برأيهم فألقه في الحش

شروع کیا ان بات کو بیہقی نی مدخل مین نقل کیا ہی اور دارمی نی شعبی رح سی نقل کیا ہی کہ جو مسئلی مجتہد لوگ تیری سانہی حضرت سی بیان کرین تو تو اوسپر چلیو اور جو اپنی سمجہہ اور اجتہاد سی بتائین تو بدر رو مین ڈالدیجیو اور فرمایا کہ قیاسی مسئلہ تو مردی کی طرح ہی کہ جب فاقی پر فاقی ہون تب تو اوسکو کہایگا اور شریح رح نی فرمایا کہ حضرت کی حدیث تمہاری قیاس سی پہلی ہی تو اوسی پر چلیو اور نئی باتین نہ گہڑیو اسلئی کہ جب تک تو حدیث پر چلیگا کبہی نہ بہکیگا یہ خلاصہ مین ہی اور یہ سب باتین تقلید کو حرام بتاتی ہین اور قرآن حدیث پر چلنا سکہاتی ہین چنانچہ یہہ امر کسی کم سمجہہ کو دن پر نہ چہپیگا چہ جای ذہین دینداری اور اونہین مین سی ہی جو فرمایا اللہ اکی پہچاننی والی اللہ والی عالم امام شعرانی رح نی کشف الغمہ عن الامہ مین کہ سب مذہب حق حق ہین بلکہ حضرت کی شریعت ہین اور جو کوئی شریعت سمجہنی کو اس ورد انہی ہیلن گہسا اوسکو شریعت کی سمجہہ کم ہی اور اوسکی ہاتہہ سی بڑی بڑی خوبیان جاتی رہین اسلئی کہ جو حدیث اوسکی امام نی نہین لی وہ اوسکا عمل چہوڑدیگا اور اوسکی ثواب سی بی نصیب رہیگا اور بی شبہہ ایک مذہب کوئی ہو شریعت کی تمام حدیثونکو گہیری نہین اور اونہین مین سی ہی جو بڑی کہری اکی عالم **ابو شکور** سالمی رح نی اپنی کتاب مین جسکا نام تمہید فی علم العقاید و التوحید ہی فرمایا ہی دو مذہبون مختلف کی احکام اور مسائل پر چلنا جیسا اختلاف مسائل مجتہدون مین ہی جیسی **امام اعظم** اور **ابو یوسف** اور **محمد** اور **زفر** اور **شافعی** اور **مالک** اور ان کے سوا اور تابعین لوگ اللہ ان سب پر رحم کری حلال ہی یا حرام ہی بعضی علمانی کہا کہ کئی مجتہدونکی مسئلی لینا حرام ہی اور یہ قول معتزلہ اور روافض کا ہی اور اہل سنت و جماعت نی فرمایا کہ جو مجتہد دینکی بات بتادی اور کسی مسئلہ مین پہلی مجتہد کے خلاف بتادی اور اجتہاد کری جب پہلی کی چوک یقینا کہلجای تو اوسپر چوک کی وجہ سی چلنا حرام ہی اور جب اوسکی چوک نہ کہلی تو اوسپر چلنا درست ہی اتنی بات ہی کہ احتیاط پر چلنا بہت لائق اور مناسب ہے

ومنها ما قال العارف الرباني ... الشعراني في كشف الغمة عن جميع الأمة ...

ومنها ما قال الفاضل الجليل ابو شكور السالمي في كتابه المسمى بالتمهيد في علم العقائد والتوحيد ... مثل اختلاف الفقهاء في المسائل كابي حنيفة وابي يوسف ومحمد وزفر والشافعي ومالك رحمهم الله تعالى وغيرهم من التابعين هل يجوز ام لا قال بعضهم انه لا يجوز وهو قول المعتزلة والروافض وقال اهل السنة والجماعة ...

ومطالبة الترجيح والجر وانما قلنا ذلك لما روي عن النبي صلی الله علیه و علی آله وسلم اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم ومعلوم ان الصحابة رضی الله عنهم خالف بعضهم بعضا وانما کان کذلك لان علی واحد منهم صاحب النبی صلی الله علیه وعلی آله وسلم وتعلم منه البیر والاحکام وبعض رسول الله صلی الله علیه وعلی آله واصحابه وسلم کان اقتدا بهم برسول الله صلی الله علیه وعلی آله وسلم

اور ٹرکہی بن کی ٹٹول مین رہنا فرض اور واجب ہی اور یہ ہمنی اسیلئی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سی منقول ہی کہ میری صحاب ستارون کیطرح مین جس سی مسئلہ پوچہو گی راہ پاؤ گی ہمین تعیلکین نہین اور تم جانتی ہو کہ صحابہ نی آپسمین ایک دوسریکا خلاف کیا ہی اور اختلاف اسی سبب سی تہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس ہر ایک رہا اور آپ سی دینکی حکم اور مسئلی سیکہی اور حضرت کی انتقال کے بعد اونکو حضرتکی چال ڈہالنی تہی آپسمین سنکر یا کسی معتبر سکی سنکر جو اوسنی حضرت سی سُنا تہا درود اللہکی اونپر اور اونکی آل پر اور سلام تو اجتہاد اور قیاس کے مقدمی مین ایک ایک مجتہد اور اجتہاد کی لائق تہا تو اونکا برتنا اونکی بہی چلنی سی اچہا ہی اور اسی سی صحابہ مین خلاف ہوا خدا اون سب سی راضی ہو اور سیطرحکا اختلاف مسائل مجتہدونکا پہر اجتہاد کیلئی تعیین واجب نہین کرتا کہ ایمانداز ایک صحابی کی یا کسی اور مجتہد کی پیچہی لگا رہی اسلئی کہ اسصورتمین اور سبسے منہ موڑنا اور انکار ہی اور یہ حرام ہی اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ جب ہم کہین کہ مذہب ایک ہی برتنا چاہئی تو یہ کہنا وحی اور رسالت کو ملیامیٹ کرتا ہی کیونکہ جب مذہب ایک ہوا تو امام کا ایک ہونا بہی ضرور ہوا اور اوسپر واجب ہوا کہ وہی جواب دیوی سب مسئلونکا اسلئی کہ دوسرے کی پاس مسئلہ لیجانا حرام ہوگیا تو اب ضرور ہوا کہ وہ امام چوک اور بہول اور سب سے بچا ہو اسلئی کہ اگر وہ بہولا چوکا تو لوگونکو مسئلے پوچہنی مین تنگی پڑ یگی اور ٹہیک بات معلوم نہین ہوئی کیونکہ اور علما کے پاس مسئلی لیجانا حرام ٹہر چکا اور امام بہولا چوکا تو حق مسئلہ نہ معلوم ہوا تو اوسکا رتبہ پیغمبری کے رتبہ سے بہی بڑہ گیا اسلئے کہ تمام پیغمبر ڈگادُ اور بہول چوک سی نہین بچی تہے اور یہ امام ایسی چیز ہے کہ اسکو بہول اور ڈگاؤ بالکل ہی ہی نہین اور یہ بات ہرگز نہین ہو سکتی ہے اور وہ نہین نقلی لیلو نہین سی ہے جو تشیخ کر دی اپنے رسالہ مین فرمایا کہ سب صوفیہ کرام کی چال اور نقشبندیہ صوفیہ بزرگوار تو آپمین نرالی مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی حدیثون پر چلنا ہے اور کسی نرالی مذہب کا لگی پر سچی عالم کی بات من پہنا پاسداری کسی کی نہ ہے خاص کے ان صوفیون کے نزدیک نہین ہی نہین اونہین مہر

سی ہے جو شیخ عبد الحق دہلوی نے فرمایا ہی تحصیل التعرف میں کہ سب صوفیوں کا مذہب سارے دینی مسائل میں
سب مجتہدوں کی پیچھے ہے برتاوی مسئلوں اور اعتقادی باتوں میں اہلی کہ اونہوں نے خوب صاف کر دیا ہی تمام مسائل
کو اور اونکو جدی جدی فصلوں میں اکٹھا کر دیا ہے مگر یہ سب بزرگ چلتے ہیں اوسی بات پر ہیں جو حدیث کے موافق ہو
جبتک کہ اوسکی خلاف میں احتیاط نہو کسی صاف بیان یا قاعدہ یا شمول علم کی بار سے اور ایسا ہی سمجھا جاتا ہی
وہ جو بعضوں نے بیان کیا ہی کہ صوفی لوگ سب ہی مذہبوں کو برتتے ہیں اور مجتہدوں کے پیچھے لگے رہتے ہیں اور احتیاط اور عزیمت
پر چلتے ہیں اور اونہیں میں سے ہی جو ابو شامہ نے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں فقہا لوگ کہتے ہیں کہ حدیث یعنی
قول و فعل صحابہ کی کتابیں دیکھنا اور اوسکے معنوں اور مسئلوں کی کھود کرید اور اچھی اچھی کتابیں جو حدیثوں کی شرحوں
اور باریکیوں میں ہیں اگرچہ اونکی لکھی ہیں انکا دیکھنا حرام ہے بلکہ اونہوں نے اسکو فتوی دیا ہے اور اپنی عمر کو پہلے
لوگوں کی باتوں میں جو اون سے پہلے ہو چکے ہیں بالکل کھو ڈالی اور پیغمبر کی حدیثیں اور صحابیوں کے قول و فعل کی کتابیں
جو وحی کے وقت موجود تھے اور حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے اور شریعت کی خوبیاں سمجھ گئے سب سمجھا اونہوں نے
سوا آخر کو اجتہاد کا رتبہ نہ پایا اور سدا مقلد ہی بنے رہے اور صحابہ نے بھی جو کہا بعضی بعضی حدیثوں پر واقفیت نہ تھی
سے عمل نہیں کیا سو وہ اس سبب سے معاف ہیں کہ اونکے وقتوں میں حدیثیں بالکل کتابوں میں جمع نہیں تھیں علماء
زبانی سیکھتے تھے اور علما جابجا اپنی بستیوں میں بٹ گئے تھے کہ اب وہ بات جاتی رہی اور سب حدیثیں
اسی کو ہیں کہ لوگ حدیثوں کی کتابوں میں لکھ گئی اور اونکو باب باب بنا گئے اور اونکی قسمیں ٹھہرا گئی اور حدیثوں کی
نکالنی کی راہ آسان کر گئی اور بہتری حدیثوں کا بود اور صحت بیان کر گئی اور ... اونکی کہرے پن کو اور اونکے
کھوٹے کھرے اور حدیث کی لوگوں کو صاف صاف کہہ گئے اور قرآن کی تفسیریں لکھیں اور حدیث و قرآن کی نکات اور مسائل
میں اور جو جو علوم ان دونوں کے لگاؤ رکھتے ہیں بہت سی کتابوں میں اور تیار سانوں میں سہج اور سمجھدار ذہین طالب کے لیے
اور اسطرح لغت کی تحقیق اور عربی کے فنون بالکل جس قدر فنون لائق تھا خوب بیان کر گئے اور تحقیق کر چکے جب ایسے
آن آدمی سمجھ اور یاد اور زبان عربی کی پہچان دیا جاوے اگرچہ پہلوں میں کم ہمتی اور ناپیدی سمجھ کی نہو تو پہلے
کی نسبت اجتہاد کے رتبہ کو پہنچنا زیادہ آسان ہے اور اونہیں میں سے ہی جو امام سیوطی کے حق میں فرمایا اسکو حرام ہے کہ سوائے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے کسی کی باتوں کو نہ اور ... کہ یہ بدعت ... اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم

مین منع کیا ہی کہ کوئی سوا اللہ ورسول کے کسیکے بات پر چلنی لگے اور اونہین مین سے ہی جو شیخ مجد الدین
فیروزآبادی نے اپنی کتاب مین فرمایا جہان فرمایا ہی کہ اللہ کی رضا جوئی کیمیا علم مین یوہی ہیک ہی پہر
کری جو کچہہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی صحت کو پہنچی اور خلاف زید وعمر کی کچہہ پروا نکری
اور اونہین مین سے ہی جو حضرت محی الدین بن عربی رض نے فتوحات مکیہ مین فرمایا کہ حدیث صحیح پر ہی چلنا چاہیے
پھر اگر وہ آدمی جسکو خدا کی حکم ماننی چاہئین مقلد ہوا اور اسکو حدیث ضعیف حضرت سے ملتی ہوئی ہو اور وہ
حدیث اماموں مین سے کسی امام کی خلاف ہو اور امام کی بات کا پتا قرآن حدیث مین نہ لگے تو حدیث ضعیف پر
چلے اور امام کی بات چھوڑ دی اسلیے کہ گھٹی سے گھٹی حدیث امام کے قول کے برابر ہو گی تو جب کہ وہ حدیث تحقیقی
صحیح ہو اور اُس حدیث سے وہ شخص ہرگز نہ پھر سکیگا جب حدیث صحیح ہو اور کسی امام کی قول کے خلاف ہو تو کوئی راہ
ہی نہین کہ حضرت کی حدیث سے پھری بلکہ امام کا مسئلہ چھوڑ دینا چاہیے پھر فرمایا کہ کسی امام کی کہی سے آیت یا
صحیح حدیث کا چھوڑنا حرام ہے اور جو شخص ایسا کریگا وہ کھلم کھلا بہک گیا اور بہولا اور اللہ کے دین سے باہر ہو گیا
اور اونہین مین سے ہی جو ابن غرس رح نے ہدایہ کی حاشیہ مین ذکر کیا کہ جو اور سب اماموں کو چھوڑ کر ایک کے کہے پر
چلے تو وہ بہولا بہٹکا موٹہہ ہی بلکہ کبہی کافر ہو جاتا ہی اوس سے توبہ کرائی جاوی پہر
توبہ کری تو خیر توبہ قبول ہی ورنہ گردن مارا جاوی کیونکہ جب اوسنے جی مین ٹہان لیا کہ اور
اماموں کو سبکو چہوڑ کر ایک کی پیچھی لگا رہنا ضروری ہی تو سچ مچ اوسنے اوس امام کو نبی کی رتبہ کا
جانا اور یہ کفر ہی بلکہ سبکو قرآن حدیث پر چلنا چاہیے نہایت کار یہہ ہی کہ جائز کہی یا
واجب ہی اَن پڑہ پر کہ جس جس امام کی چاہی بات مانا کری پر کسی زید عمر نرالی کی تقلید
نکرے اور اونہین مین سی ہی جو شیخ عبد الوہاب شعرانی مشارق الانوار قدسیہ مین فرمایا
مینی اپنی کانون اپنی پیر علی بنیتی رض سی سنا کہ ایک عالم سی فرماتی تہی ای بچہ اس سی بچنا
کہ تو خلاف حدیث صحیح کی جان بوجہکر کسیکی رای پر چلی اور تو کہی کہ یہ میری امام کا مذہب
ہے اسلیے کہ سب امام اپنی مسئلوں مخالف کہلی حدیث سے ناخوشی بیان کرگئی ہین اور تو بہی سمجہہ
اور مسئلہ مین کسی نہ کسی کا یہ وہم گا پھر تجہی کیا ہو گیا کہ اپنی امام کی اس قول پر نہین چلتا

ومنها ما قال الشيخ مجد الدين فيروزآبادي في كتابه المسمى سفر السعادة حيث قال ... ومنها ما قال الشيخ محي الدين بن العربي رض في الفتوحات ... فان كان المكلف مقلدا وبلغه حديث ضعيف مسند الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ... الامام من الائمة ... بالحديث الضعيف ... ذلك القول ... ليس بصحيح ولا يعدل عن الحديث ... ومنها ما قال ابن الغرس ... الهداية من انتحل مذهبا بعينه ... ومنها ما قال الشيخ عبد الوهاب الشعراني في مشارق الانوار القدسية ... سمعت سيدي علي البنتي ... فما لك لا تقلدهم في هذا القول

جو تیرا کام دلیل کے موافق ہو جاوی جسطرح تو امام کا مسئلہ پانی ہی کہ امام کی کوئی دلیل
ہوگی اور تجھی اوسکی خبر نہین تاکہ تیرا کام دونون اعتبار سی نکما ہو یعنی اور ہر حدیث پر چلیگا
اور ہر امام کی قول پر عمل ہو گا جو کہا ہی کہ خلاف حدیث سی مین رستی نہین اور انہین
مین سی ہی جو خدا کی پہچانی والی اسد والی عالم شیخ تاج الدین عثمانی رح لی جامع الفواد
مین فرمایا ہی کہ دین نقل سی چلا آتا ہی نری قیاس سی نہین ہی یعنی قرآن اور حدیث
اور اجماع اور صحابہ اور بڑے بڑے مجتہد اماموں کی قیاس سی ہی اور جو آدمی سب مجتہدون
کی پیچھی چلیگا وہ دنیا اور آخرت مین ثواب پاویگا جبتک حدیث صحیح پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تک پہنچتی نپاوی اور جب حدیث پاوی اوسی پر چلی اور انہین مین سی ہی جو شیخ محمد اسعد
حنفی مکی نی اپنی رسالہ شہب محرقہ مین فرمایا ہی مہدویون کی قول کی رد مین جو کہتی ہین
کہ مجتہد کی سوا کسیکو حدیث پر چلنا درست نہین ہی جس جگہ کہا ہی کہ مقرر جو حدیثین کہ اونکی
صحیح کرنی مین علمانی محنت خرچ نہین کی اونپر چلنا سوا مجتہدون کی حرام ہی اسواسطی کہ اونمین
کوئی حدیث قابل عمل ہے اور بعضی عمل کے لائق نہین ہی اور وہ اونکی پرکھہ کو پہنچ نہین سکتا
ہی پر جو حدیثین کہ اونکی صحیح کرنی مین علمانی محنت کی اور صحیح بتا گئی اور حدیثون سی اونکو
الگ کر گئی وہ حدیثین جب محدثون سی یا محدثون کی مشہور کتابون سی جو دن رات پڑہی
پڑہائی جاتی رہتی ہین معلوم ہو جاویں تو اونپر ان پڑہون کو چلنا درست ہی اور انہین
مین سی ہی جو ہدایہ شریفہ مین ہی کہ اگر کسینی پچھنی لگوائی اور جانا کہ اسنی روزہ توڑ ڈالا
پھر جان بوجھ کر کچھ کہا لیا تو اوسپر قضا اور کفارہ ہی اسلئی کہ اوسکی سمجھہ کا سہارا نہ شرعی
دلیل کی طرف نہین مگر کوئی عالم بتا دیوی کہ تیرا روزہ جاتا رہا اسلئی کہ عالم کا بتانا
اوسکی لئی دلیل شرعی ہے اور اگر کسیکو حدیث پہنچی اور اوسنی اوسپر تکیہ کی تو بھی
امام محمدؒ کی نزدیک درست ہی اسواسطی کہ حضرت کی حدیث عالم کی بتانی سی گھٹتی نہین
اور غایۃ البیان مین ہی کہ یہ نقل کیا ہی حسن ابن زیاد نی امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ سی

والكفارة لان الظن ما استند
الى دليل شرعي اما اذا افتاه فقيه
بالفساد لان الفتوى دليل شرعي
في حقه ولو بلغه الحديث
فاعتمد فكذلك عند محمد
رحمه الله لان قول الرسول
لا ينزل عن قول المفتي وفي
غاية البيان قد روى الحسن
بن زياد عن ابي حنيفة رحمه
الله ايضا

یعنی ہو مصیب و ان اختلاف العلماء رحمۃ والحق دائر بین الائمۃ الاربعۃ
الی العامۃ وہم الجہال و
وفی الحمیدی العامی منسوب
ولاجماع علی ان المجتہد
وانجب العمل بہ ہذا فی العامۃ
عند ناان ظاہر الحدیث
تاویلہ فلا کفارۃ علیہ
الصائم ولم یعرف النسخ
علیہ السلام الغیبۃ تفطر
افطر الحاجم والمحجوم وقولہ
وہو قولہ علیہ السلام
یستفت ولکن بلغہ الخبر
وسلم وفی البحر الرائق وان لم
اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
علیہ الاخذ بحدیث رسول
لانہ یجب
انہ لا کفارۃ علیہ

ہے کہ اوسپر کفارہ نہین کیونکہ اوسکو حدیث پر چلنا فرض ہے اور بحر رائق مین ہے کہ اگر اوسنے
کسی عالم سے نہ پوچھا پر حدیث اوسکو پہنچی افطر الحاجم والمحجوم یا الغیبۃ تفطر الصائم اور وہ نہین
جانتا کہ منسوخ ہی اور نہ اور پھیر بھار تو اوسپر کفارہ نہین کہا ہے ہان کیونکہ حدیث کے
ظاہر مطلب پر چلنا فرض ہے یہ عامی کے حقین ہاے اور حمیدی مین ہے کہ عامی عامہ کی
نسبت ہی اور عامہ جاہل اور ان پڑہ لوگ ہین اور اونہین مین ہے سب علمای اہلسنت و جماعت
کا ایکا کہ مجتہد چوکتا ہے اور ٹہیک بھی پہنچتا ہے اور عالمون مین جو اختلاف ہے سب امت
محمدی کیلیے رحمت الٰہی ہے اور سچا پن مسئلہ کا چارون اماموں مین گھومتا ہے اور سب امام
سچائی اجتہادی مسائل مین ایکسی ہین اور اونہین مین سے ہی جو فرمایا شیخ نے جہکا چرچا پہیلا
ہوا ہے زمین کے کنارونمین بڑے علم اور رتبے اور بڑائی اور آرام کے ساتھ شاہ ولی اللہ
اللہ تعالی اونکی مٹی کو سینچے اور بہشت کو اونکا ٹہکانا بنادے اپنی رسالہ المقالۃ الوضیۃ
فی الوصیۃ والنصیحۃ مین کہ پہلی نصیحت میرے مضبوط پکڑے رکہنا قرآن وحدیث کو یعنی
ماننے کی باتون اور برتاوے مین اور سدا دونون کی سوچ بچار مین لگے رہنا اور ہر دن بلاناغہ
تہوڑا تہوڑا دونون مین سے پڑہتے رہنا اور جو پڑہنے کا زور نہو تو دونون کی کسی ورق
کے معانی سننا اور جمین رکہنے کی باتون مین سنت و جماعت کا مذہب چہانٹ لینا اور
پہلے علمانے جن باتون کی چہٹ چہاڑ نہین کی اون مسئلون کی بال کی کہال نکالنا
اور پوچھ کچھ سے منہ موڑنا اور کچی منطقیون کے شبہون کی طرف ذرہ خیال نہ لگانا اور
برتاوے کی مسئلون مین اون محدث عالمون کے پیچھی لگنا جو حدیث و فقہ کو سمیٹے
ہون اور ہمیشہ فقہ کے چھوٹے موٹے مسئلونکو قرآن حدیث سے ملانا جو قرآن حدیث
کے موافق ہون اونکو مان لینا اور جو مخالف ہون اونکو اوس کے کہنے والی کی منہ پر
مارنا دینداروں کو قیامت تک ہر ایک مسئلہ کو قرآن و حدیث کی تلاش سے منہ پھیر لینا
نہین ہوسکتا اور اون گہٹیلے فقیہون کی بات جنہون نے ایک عالم کی پیچھے لگنے کو

الشیخ المشتہر فی الآفاق بالفضل والجاہ والعز والرفاہ والسناء ولی اللہ سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ فی رسالتہ المسمی بالمقالۃ الوضیۃ فی الوصیۃ والنصیحۃ
اول وصیت این فقیر چنگ زدن است بکتاب و سنت در اعتقاد و عمل و پیوستہ بتدبر ہر دو مشغول شدن و ہر روز حصہ از ہر دو خواندن و اگر طاقت خواندن ندارد ترجمہ ورقی از ہر دو شنیدن و در عقائد مذہب علمای اہل سنت اختیار کردن و از تفصیل و تفتیش آنچہ سلف تفتیش نکردند اعراض نمودن و بتشکیکات معقولیان خام التفات نکردن و در فروع پیروی علمای محدثین کہ جامع باشند میان فقہ و حدیث کردن و دائما تفریعات فقہیہ را بر کتاب و سنت عرض کردن آنچہ موافق باشد در حیز قبول آوردن والا کالای بد بریش خاوند دادن امت را ہیچ وقت استغنا از عرض مجتہدات بر کتاب و سنت حاصل نیست و سخن متقشفہ فقہا کہ تقلید عالمی

بہت کہنہ ڈالا اور حدیث کی تول چھوڑ دی ہے نہ سننا اور اونکی طرف کن انکھون سے
نہ دیکھنا اور خدا کی رضامندی اور نزدیکی ڈھونڈو تو اون سے بہکتے رہنا اور انہین
مین سے ہی جو شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغۃ کے ۱۲ صفحہ مین
بے بنیاد اور گہٹاو بڑہاو کے فرمایا ہے کہ اونہین دین کی باتین بدل ڈالنے مین
سے ایک تقلید ہے کسی امام یا پیر کی جو چوک سے بچا ہوا نہین ہے کیونکہ نبی کا چوک
سے بچا ہونا ثابت ہو چکا ہے اور حقیقت اس تقلید کی یہہ ہے کہ امت محمدی مین کوئی
آدمی اپنی سمجھ سے مسئلے بنا وے پہر سب کے سب اوس کے پیچھے چلنے والے ایسی جہل مین
ماہین کہ اوس کی ساری مسئلے یقینًا یا اکثر ٹہیک ہی بتاتے مین اسلئے وہ مقلد لوگ صحیح
حدیث کو نہین مانتے مین اور یہ تقلید وہ نہین ہے جسپر جواز کے سبہی ان اور سلف صالحین
کا اول سے آخر تک اتفاق ہے کیونکہ اونکا اتفاق تو یہی ہے کہ سب مجتہدون کے پیچھے چلین
اونکے ساتہہ یہہ جانتے رہین کہ مجتہد سے چوک ہوتی ہے اور ٹہیک بہی کہتا ہے انکے ساتہ
پیغمبر صاحب کی حدیث کی ہر مسئلے کی تاکید لگی ہے اور اس کے ساتہہ یہہ ارادہ بہی ہو کہ
مسئلہ خلاف امام حدیث معلوم ہوئی تو اوسمین تقلید نہین کرتا اور حدیث پر چلون گا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہود کو فرمایا ہے
کہ اونہون نے اپنے عالمون اور درویشون کو خدا ٹہرایا ہے سو وہ لوگ عالمون درویشونکو
پوجتے نہین تہے لیکن جس چیز کو وہ حلال بتا دیتے تہے یہہ حلال جان لیتے تہے اور جس
چیز کو حرام کر دیتے تہے حرام جانتے تہے اور اونہین مین سے ہی جو ہمارے آقا علم اور پرہیز
کی خوبی والے ہمارے اگوا شاہ عبد العزیز نے اپنی تفسیر مین جو دہلی کے کسی چھاپہ خانہ
مین چہپی ہے ۲۹۶ صفحہ مین فرمایا ہے فاولٰئک ہم الخاسرون کے تلے اس آیت سے معلوم
ہوا کہ قرآن حدیث سے تہے لگنے کے بعد کسیکی تقلید نہین چاہیے اسلئے کہ جاننے کے بعد
چاہت پر چلنا ہے اور اونہین مین سے ہی جو اونہون نے ۲۱۵ صفحہ مین وما اللہ تعالیٰ فل

عاقلون کے بیان مین فرمایا ہے جہان فرمایا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس جملہ کو اللہ تعالی نے لوگون کے دھمکانے اور ڈرانیکو فرمایا ہو مطلب یہہ کہ اللہ تعالی بے سدھ نہین ہے جو باتین تم لگے کروگے اور نئی بات دین مین نکالکر ایک ایک کعبہ کے طرفکو بانٹ لوگے اور اپنی اپنی طرف پسند کیوہی کی بڑائی اور ہٹ کے بن مین ہر ایک آدمی باتین بنایگا حنفی یعنی حنفیہ والے کعبہ کے طرفکو پسند کر لینگے اور اونکا امام اوسی طرف کھڑا ہوگا اور سب اترا اترا کر کہینگے کہ ہمارا حضرت ابراہیم والا قبلہ ہے اسلیے کہ آپ پرنالے کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوتے تھے اور شافعی لوگ پچھم کیطرف بانٹ لینگے اور اونکا امام اوسی طرف کھڑا ہوگا اور اترا اترا کر باتین چھانٹینگے کہ ہم کعبہ کے دروازہ کیطرف منہ کیلئے ہین اور ہمارے قبلہ کا قرآن مین صاف ذکر آیا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اور اسی ڈھب سب شہرون اور بستیون والے اپنی اپنی طرفون کی بڑائی مین ایسی بہت سی باتین نکالینگے لیکن یہہ سب باتین شہرون کی سی بڑبڑین ہین اور سمجھدارون کی نزدیک یہہ بیان مین لانیکے لائق نہین اللہ کا اوتارا حکم فقط اتنا ہے کہ کعبہ کیطرف منہ کرو اور مکان برابر یا برابر ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاؤ تو اوسکا [illegible] اونمین سے جو لوگون نے اپنی تفسیر کے ۱۷ صفحہ مین [illegible] عاقلون کے بیان مین فرمایا ہے جہان فرمایا ہے کہ اس آیت مین تقلید کے [illegible] لوگ [illegible] اور اوسکی دو طور مین ایک یہہ مسئلہ ہے پوچھنا چاہیے کہ کسکی تقلید کرتا ہے وہ [illegible] کہ حق ہے یا نہین ہے جو اوسکا حق پر ہونا نہین پہچانتا ہے تو ہو ناحق ہونے کے شبہ ہونے پر ہے تو اوسکے پیچھے کیون پڑا ہے اور جو اوسکے حق پر ہونیکو تو پہچانتا ہے تو بتا کس دلیل سے پہچانتا ہے اگر اور لوگون کے دیکھا دیکھی کہتا ہے تو اونمین بات چل پڑیگی اور اونمین ایسا اولجھاو پڑیگا کہ سلجھاو ہی نہین ہونا اور اگر اپنی عقل سے پہچانتا ہے تو تو اپنی اوس عقل کو مسئلہ حق کے پہچاننے مین

کیون نہین لگاتاہے اور تقلید کے نیچے پن کو اپنے اوپر رچا پچا جانتا ہے دوسرا طور یہ
کہ جسکے تو بہی چلتاہے اگر اوسنی بہی اس مسئلہ کو دیکہا یہی سمجہا ہے تو تو اور وہ دونو
برابر ہوئے اوسمین کون خوبی ہے جو تو اوسکی پیچہے لگتاہے اور اگر اوسنی اس مسئلہ کو
قرآن حدیث سے جاناہے تو تیری تقلید اوری جب ہوگی کہ تو بہی اوس مسئلہ کو اوسکی
دلیل پہچان لے اور جب اوسکی دلیل معلوم ہوئی تقلید کہی گذری اپنی گذری ہوئی
اور اونہین مین سے یہ جو اونہون نے اپنی تفسیر کے ۸۵۳ صفحہ مین فرمایا ہے جہان قولہ تعالی
کہ عالم پر فرض ہے کہ اپنے علم کے موافق چلے اور ان پڑہ پر فرض ہے کہ کسی اہل علم اور کہ مسائل
بہالی پرستی سے بالیقین عمل کرنیکا ارادہ کرے یعنی علما سے خوب تحقیق کرے کہ اس
مسئلہ کا قرآن حدیث و آثار صحابہ مین پتا ہے یا نہین یا اپنے علم سے کہا ہے کہا جاتا ہے تاکہ
آنکہین کہل جاوین اور اونہین مین سے یہ جو اونہون نے ۲۶۵ صفحہ مین بل ملۃ ابراہیم
حنیفا وما کان من المشرکین کے بیان مین فرمایا سو یہی کہ اونہون نے فرمایا ہے کہ حلال
اور حرام جاننے مین اپنے عالمون اور درویشونکو خدا کے ساتھ شریک کرتے ہو اور
اونکے حلال حرام بتائے ہوئے کو خدا کا سا حلال حرام جانتے ہو

اور قرآن وحدیث کے خلاف ہوتے ہوئے اونکی تقلید نہین چہوڑتے ہو اور اونہین
مین سے ہے جو اونہون نے ۱۵ صفحہ مین فرمایا ہے کہ امام کی بات اتنی اونچی اور
ٹہری بڑی ہے اون باتون سے کہ اونکا گناہ ہونا شرع سے معلوم ہوا اور جو وہ کام
خلاف شرع ہو تو امام کا حکم ماننا فرض نہین رہتاہے اسوقت اللہ اور رسول کے
قرآن وحدیث مین دیکہے اس وجہ سے کہ اللہ نے اس آیہ شریفہ مین خود ارشاد فرمایا
جسکا محصل یہ ہے کہ خلاف شرع مین کسیکی تابعداری نہین اور یہ دلیل اس حدیث
کے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق جسکے معنی آیہ شریفہ کسی مین سو رہا یا کو امام کا کہنا
ماننا جیسے غلام باندی کو میان کا اور بیوی کو خاوند کا اور بچے بچاکو ماباپ کا

اور سب لکزوروں نکو اپنے زبردستون سردارا ور حاکم اور قاضی اور مفتی اور محتسب کا سہین ہیٹہا
ہوا ہے کہ خلاف شرع بات نہو ہر حالمین نہین ہان پیغمبرون کا حکم ماننا ہر حالمین شرع سے
ثابت ہے اور اونہین بے چوک ہونا مانا ہوا ہے اس لیے کہ سب پیغمبر اپنے چہوٹے حکم پہونچانے کے
سے مین ٹہرے ہین بخلاف ان پانچون فرقون کے جنکا حکم ماننا فرض ہے کہ یہہ سرے بر نہین ہے کہ بغیر
انکے بیچ مین پڑے خدا کی حکمکو نجو جان ہے نہ سکی تو پیغمبرون کا حکم ماننا اور اونکا درجہ زمین
الگ الگ ہین اور اونہین مین سے ہی جو سمہودی نے فرمایا کہ جب کیسیکو دو مفتی
کوئی مسئلہ بتادین اور دونون کے بتانی مین جدی جدی دو باتین ہون تو پوچھنے
والی کو اختیار ہے جسپر چاہے چلے اور یہہ بہت کھلی بات ہی اور اونہین مین سے ہی جو عقد الفرید
مین ہے کہ مقلد پر تمام علما کے پیچہے چلنا فرض ہے کیسیکی تعیین نہین ہے اسواسطے کہ اللہ تعالے
نے فرمایا ہے کہ اگر تم نہین جانتے ہو تو یاد والونسے پوچہہ لو اور اسمین تخصیص و تعیین
نہین ہے اور اونہین مین سے ہے جو شربلالی نے فرمایا اگر کسینے اپنی جیمین ٹہانی کہ ایک
مذہب پر چلونگا جیسے امام اعظم صاحب یا امام شافعی صاحب تو کیا اوسکو اوسی امام کے
پیچہے سدا لگا رہنا چاہیے جیسے اوسکو سدا اوسیکے پیچہے چلنا ضروری ہے کسی خاص مسئلہ
مین جو عمل کر چکا ہے یہانتک کہ اونہون نے فرمایا کہ کچہہ ضرور نہین ایک کے پیچہے لگا رہنا
اور یہہ بات نہایت ٹہیک ہے اسلیے کہ اوسکی کرنیسے لازم نہین ہوجاتا ہے کیونکہ لازم
وہ ہوتا ہے جسکو خدا رسول لازم بتاوے اور اللہ نے کسی پر لازم نہین کردیا کہ اماموں مین
سے ایک آدمی کا مذہب ٹہرالیوی جو اوس کے ساری باتین مانی پرین اور اوسکو چہوڑ دینا
اور اوسکا لازم جاننا کوئی نذر تو نہین جو اوسکو پورا کرنا ضروری ہے اور اونہین مین سی
ہے جو دُر مختار کے حاشیہ طوالع الانوار مین ہے کہ ایک مذہب یا امام کے پیچہے لگا رہنے پر
شرع یا عقل کے رو سی تیا نہین لگتا اور اوسکے نہ واجب ہونیکو خوب صاف بیان کیا
ہے اماموں مین سے تو شیخ عز الاسلام نے اور بڑے عالمون مین سے عضد الدین شافعی نے

اور اونہین مین سے ہی جو ابن امیر حاج نے شرح تحریر مین بیان کیا ہی کہ پہلی صدیون کے
سب علما کا ایکا ہے کہ کسی حاکم اور مفتی کو حلال نہین ہے ایک امام کے پیچھے ایسا لگنا کہ
سواے اوسکے اور کسیکا مسئلہ بتاوے اور اونہین مین سے ہی جو فرمایا ملا فروخ مکی حنفی نے
قول سدید مین کہ تو جان رکھہ کہ اللہ نے کسیکو اپنے بندون مین یہ تکلیف نہین دی اور اس پر یہ
نہین ڈالا کہ نرا حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی بنجاوے بلکہ سب پر فرض کر دیا ہی کہ جو حضرت
اکے پاس سے لائے ہین اوس پر ایمان لاوے اور اونہین مین سے ہے جو سید بادشاہ نے تیسیر یا تحریر کی
شرح مین کہ جسکے علم اور پرہیزگاری پر سبکا ایکا ہی یعنی عز الدین بن عبد السلام نے اپنے
یہ فتوی دیا ہے کہ ان کو یہہ بات نہین ٹہری کہ جب کسی امام کی کسی بات پر چلے تو سارے
مسئلو نہین اوسی امام کے پیچھے چلے اسواسطے کہ سب لوگ صحابہ کے وقت سے اسوقت تک کہ مذہب
پہیل پڑے ہین مختلف عالمون سے پوچہتے رہے ہین اور کسی عالم نے اس بات پر انکار نہین کیا
اور اونہین مین سے ہی جو عبد البر رح نے فرمایا ہے ہمکو تمام امامون مین سے کسی سے یہ بات نہین
پہونچی کہ اوسنے اپنے ساتھیونکو حکم کیا ہو کہ ایک مذہب پر چل اور دوسرے مذہب کو صحیح جان
بلکہ سب اماموں سے یہی منقول ہے کہ لوگون سے کہتے تہے کہ جس عالم سے چاہو پوچھو اور عمل کرو اسلئے
کہ اللہ کے ہان سب امام ٹہیک رستے پر ہین اور اونہین مین سے ہی جو بڑے عالم ملا محب اللہ حنفی
مسلم الثبوت مین اور مولوی عبد العلی سب علمون کے دریا نے اوسکی شرح مین اور ملا حبیب اللہ
قندہاری اور اکثر اصولیون نے کہا ہے کسی پر کچہہ ضرور نہین مگر اللہ رسول نے ضرور کر دیا کہ کوئی
آدمی کسی امام کا مذہب اختیار کر لیوے اور اماموں کو چھوڑ کر ایک کی ساری باتین مانے اور دوسرون کو
چھوڑ دیوے اور مسلم کی شرح مین اتنی بات اور بڑہائی ہے کہ ایک امام کے ساتھ لگے رہنے کو جو لوگ
واجب بتاتے ہین وہ نئی شرع گھڑتی ہین اور اونہین مین سے ہی جو ہمارے میان اور آقا
بڑے اچھے عالم خدا کے قطب رب کے جلانیوالے حضرت سید عبد القادر جیلانی حسینی حسنی خدا
اونکی روح کو روشنی دے فتوح الغیب کے چھتیسوین مقالہ ١٦٧ صفحہ مین فرمایا ہے کہ قرآن

ومنها ما ذكره ابن امير الحاج في شرح التحرير من ان ... اجمع العلماء على انه لا يحل لحاكم ولا مفت تقليد رجل واحد بحيث لا يحكم ولا يفتي في شيء من الاحكام الا بقوله ...

ومنها ما قال في مسلم الثبوت ومولوي عبد العلي في شرحه ... ومنها ما قال سيدنا ومولانا العلامة الاوحد القطب الفرد الرباني محي الدين عبد القادر الجيلاني الحسني الحسيني في المقالة السادسة والثلاثين من فتوح الغيب

صفحہ ١٦٧ اصل الكتاب

اور حدیث کو اپنا امام بنالے اور اونہین خوب سوچ بچار کرکے دیکھ اور اپنی جی کے چاؤ اور
لوگون کی بات چیت مین دہوکا نکہا اللہ تعالی نے فرمایا ہے جو تمکو رسول دیوے لیلو اور جس سے
منع کرے چہوڑ دو اور رسول کے خلاف مت کرو کہ اوسپر چلنا چہوڑ کر اپنی نئی نئی کام اور عبادت
نکالو جیسے اللہ تعالی نے ایک ہو کے حق مین جو سیدہے رستے سے ڈانواڈول ہو گئے تہے فرمایا ہے اونہون
نے درویشی نئی نکالی تہی ہمنے اونپر نہین ٹہرائی تہی پہر اللہ نے اپنے رسول کے ستہرائی بیان کی
اور اوسکو جہوٹ تہمتون سے پاک بتایا اور فرمایا کہ ہمارا رسول اپنے جی کی چاہت سے بولتا نہین
وہ تو ہماری بتائی ہوئی کہتا ہے خدا کا مطلب یہہ ہے کہ رسول جو تمکو بتاتا ہے ہمارے پاس سے
باتین ہین اور کچہ جی کے چاؤ کی نہین ہین تو تم اونکو ضرور مانو پہر فرمایا کہ اگر تمکو خدا کی محبت
ہے تو ہمارے رسول کے ساتہہ لگے رہو اللہ تمکو پیار کریگا سو اللہ نے بتایا کہ اللہ کی محبت اسمین ہے کہ
اوسکے چال ڈہال کا پیرو اکرو اور اوسیکے ۴۴ صفحہ مین ہے کہ اپنی کرتوت کو قران حدیث سے جانچ
کر کرتوت اونمین اچہی ہون تو اونکو بہلے جان اور اگر اونمین برے ہون تو برے مان اسلئے
کہ اونکی بہلا برا تیری چاہت کے نہو اللہ تعالی نے فرمایا ہے اپنی چاؤ پر نچلیو یہ تجہی
سیدہی راہ سے بچلا دیگی اور اونہین مین سے ہے جو خدا کے پہچاننے والی شیخ عبد الحق دہلوی
نے تحصیل التعرف مین فرمایا ہے سلف کی بڑونکی چال یہ تہی کہ سب عالمون سے مسائل
پوچہتے تہے اور سب کے پاس جاتے آتے تہے کسی ایک امام کے پیچہے نہین چلتے تہے اور اونہین
سے کہ سب لوگون کو چاہئے کہ قران حدیث اور اجماع پر چلین اور جو پوچہنا ہو سب عالمون سے
پوچہکر عمل کرین پہر ایک کو اپنے لئے امام ٹہرانے کی کوئی وجہ نہین اور اونہین مین سے ہے جو
امام غزالی رحمۃ اللہ نے احیاء العلوم مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ہمنے اونکے آگے
پیچہے آڑ بنادی اور اونپر پردہ ڈالدیا ہے اسلئے اونکو ٹہیک رستہ سمجہائی نہین دیتا
ہے اور علما نے اور اوسکے ڈہونڈنے والی مین چار چیزین آڑ ہین ایک مال دوسرا
دوسرے آبرو تیسرے کسیکے پیچہے لگ جانا اور چوتہی گناہ اور پاپ یہانتک کہ اونہون نے

فرمایا کہ تقلید کی آڑ اور دیوار جب اٹھ گئی کہ اللہ دوا الا مذہبون کی پہاڑی چھوڑ دی ہو اگر اوسکو
اپنی مذہب کی طرفداری دبالیوی اور اوس کے جیمین کسی دوامام کی سمائی نہ رہے تو بس وہی اوسکا
اوجھاؤ اور اوٹ ہی ہو جاوے گی کہ اللہ دوا کے ہرگز بہتا ہی نہیں کہ آپ کو کسی ایک مذہب کا بتاوے
اور اوہین میں سے ہے جو شامی نے پہلے جلد کی ۴۸ صفحہ مین فرمایا ہے کہ علما اور سرخا کے جسپر سب عالمونکا
اتفاق اور اجماع ہے اور اوسکے برخلاف نہیں چلنا چاہیے جسپر گنوار آنکھ بند کر کے چلتے ہیں تو اوہی جان کو
تقلید کے اندھیرے اور وہم سے ہو چکے ہیں سو نکال اور قرآن حدیث کی روشنی میں آجا
تقلید کے مسئلہ میں ایسا ہو گیا ہے کہ جیسا بڑے جاننے والے بادشاہ کا دین ہے یعنی سب کو نصیب نہیں
اور اوہین میں سے ہے جو نواب الانوار میں ہے کہ سمجھدار عالم کا حال تو یہ ہے کہ اپنے امام کی طرفداری
چھوڑ دیوے اسلئے کہ اوسکی امام نے نہیں کہا کہ جو میں کہوں سب مانو ہو سکتا ہے کہ امام جانتا تھا کہ
مین چوک سے نہیں بچا ہوں اور اوہین میں سے ہے جو ابن مبارک نے فرمایا ہے لوگ جبھی
بھلائی میں رہینگے جبتک اونکو کوئی حدیث کی تلاش میں لگا رہے سو جب مسئلونکو حدیث
کے سوا کہیں اور ڈھونڈا تو بس بگڑ ہی جاوینگے پھر اونہوں ہی نے فرمایا ہے کہ بیچارا وہ
ہے جو مسئلونکو آدمیون سے پوچھتے ہیں اور بغیر کسی حدیث کی کوئی کہے چلتے ہیں اور
اوہین میں سے ہے جو قرافی نے فرمایا کہ تمام علما کا اتفاق اور اجماع ہے کہ جو مسلمان ہو اوسکو
اختیار ہے کہ جس عالم سے چاہے پوچھ لیوے اسمین کسی کا انکار نہیں اور اوسکی سوا ہم کہتے ہیں کہ صحابہ کا
اجماع ہے کہ جو شخص حضرت ابو بکر و عمر سے مسئلہ پوچھا اوسکو درست ہے کہ ابو ہریرہ اور معاذ بن جبل
یا اور کسی صحابہ سے پوچھ لے اور اونکا کہا مانے اور اسکا کسی عالم نے انکار کیا اور اوہین میں سے ہے جو شیخ
عز الدین نے فرمایا کہ اچنبھے در اچنبھے کی بات ہے کہ مقلد عالم اپنے امام کی ایسی بودی دلیل جسکا
پوچھ کر جسکا کچھ جواب نہیں پھر بھی اوس کے پیچھے چلے جاتے ہیں اور جو قرآن حدیث بتاوے
اوسکو چھوڑ دیتے ہیں اور قرآن حدیث میں طرح طرح کے دور از قیاس ہیر پھیر کرتے ہیں
تاکہ کسی ڈھب سے اپنے امام کا مذہب چھوٹ جاوے اور پھر فرمایا ہے کہ سدا لوگ پوچھتے

قال وانما ينفع التقليد بان يترك التعصب للمذاهب فان غلب عليه التعصب للمقلد ولم يبق في نفسه [illegible]

[illegible]

ہے مین سب عالمون مین سے جو عالم مل گیا کسی ایسا کا پہنسا و نہین تھا اور نہ کسی عالم نے کہا کہ تو
اپنی امام کی مذہب والون پاس جا یہان تک کہ یہہ بہت سے مذہب اور اپنی اپنی مذہب کے
پاسداری کرنیوالی دنیا مین پہیل گئے کہ ہر ایک اپنی امام کے مذہب مین چلتا ہے جیسا کہ نبی اللہ
کا بہیجا اونکے پاس آگیا ہے حالانکہ اوسکے امام کا مذہب بھی سچا ہے اور یہہ بات حق سے دور
اور سراسر خطا ہے کوئی سمجھدار تو اسکو پسند کرتا نہین ہے اور نہ آگے سے کرے اور اونہین مین
سے ہے جو حضرت امام فخر رازی رح نے تفسیر کبیر مین فرمایا ہے کہ مینے ایک انبوہ مجتہدونکے
مقلدون کے دیکہی اور مینے اونپر بعضی بعضی مسئلونمین جو خلاف قران کے تھے آیتین پڑہین
تو اونہون نے ایک نمانے اور مجہے آنکہین پہاڑ پہاڑ کر جیسے کوئی اچنبہے مین ہو دیکہنے لگے اونکی
غرض یہہ تہی کہ ان آیتون کے ظاہر پر ہم کیسے چل سکتے ہین ہمارے بڑون کی نقل تو اسکی
خلاف ہے اور جو تو خوب سوچے تو اس بیماری کو دنیا دارونکی رگ رگ مین پہیلے پائیگا اور اونہین
مین سے ہے جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح نے تفسیر مظہری مین فرمایا ہے کہ جب کوئی حدیث
صحیح ضد او نسخ سے بچی ہوئی حضرت تک پہونچتی ہوئی کسیکو ملی اور حضرت امام اعظم رحمہ نے
مثلاً اوسکے خلاف فرمایا ہو تو اوس حدیث کا اتباع واجب ہے اور اوس شخص کو مذہب کا
جانا نہ روک سکیگا اس شرط پر کہ اوس حدیث پر چارون امامونمین سے کوئی مجتہد چلا بہی ہو
اور اگر وہ شخص حدیث پر نہ چلا تو شرک لازم آئیگا کہ اوسنے امام کی بات کو مانا اور اللہ رسول کی
کی بات جسکی تابعداری فرض ہے نہ مانی اور اونہین مین سے ہے جو کشف الغمہ کے ۱۱ صفحہ
مین ہے کہ رسول اللہ کی پاک شریعت سبکے واسطے ہے اور کوئی مذہب کسی مذہب سے اچہا
نہین ہے تو جو شخص مقلدون مین سے اپنے امام کی تخصیص کرے تو سمجہو کہ وہ کبیرہ گناہون
کے دروازون مین سے ایک دروازے مین گہس پڑا اور اونہین مین سے ہے جو مولنا
محمد اسمعیل شہید و مہاجر فی سبیل اللہ رح نے تنویر العینین مین فرمایا ہے ایک شخص کی
تقلید کا واجب ہونا پیمبر کی شریعت مین نہین آتا ہے حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ

ومنها ما قال الامام الرازي في التفسير الكبير قد شاهدت جماعة من محققي الفقهاء قرأت عليهم آيات كثيرة من كتاب الله في بعض المسائل وكانت مذاهبهم بخلاف تلك الآيات فلم يقبلوها ولم يلتفتوا اليها وبقوا ينظرون الي كالمتعجب يعني كيف يمكن العمل بظواهر هذه الآيات مع ان الرواية عن سلفنا وردت على خلافها ولو تأملت حق التأمل وجدت هذا الداء ساريا في عروق الاكثرين من اهل الدنيا ومنها ما قال القاضي في التفسير المظهري اذا صح عندك حديث مرفوع من النبي صلى الله عليه وسلم سالما عن النسخ

کی حدیثون کیطرف ایماندار رجوع کرسکتا ہی جو صاف صاف امام کے قول کیخلاف بتاتے ہین اور
جو حدیث ملی پر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اوسی شخصین شرک کا ریل میل ہے اور نہیں
مین ہے ہی جو بہجۃ الاسرار مین خدا کے پیارے سید حضرت عبد القادر رح کے حالات مین لکھا ہے
کہ آپ شافعی اور احمد بن حنبل کے مذہب پر فتوے دیا کرتے تھے کہ یہہ لوگ قیاس کم کرتے ہین
ظاہر ظاہر حدیث بہت برتتے ہین اور اونہین مین سے ہی جو معمولات مظہریہ مین ہے جہان
کہا ہے کہ آپ ہاتھہ سینہ کے برابر باندہتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہہ حدیث زیرناف کی
حدیث سے بہت بڑہکی اور قوی ہے جو کوئی پوچھے کہ اس صورت مین حنفیہ کے خلاف اور ایک
مذہب سے دوسرے مذہب مین چلا جانا لازم آتا ہے تو مین کہتا ہون کہ بموجب قول امام صاحب
کے کہ آپنے فرمایا ہے جو حدیث مین ہو وہی میرا مذہب ہے کسی مسئلہ مین چلنے جانے سے خلاف
مذہب نہین لازم آتا ہی بلکہ امام کی عین موافقت ہی چنانچہ آپنے اس کے جواب مین
ایک خط نہایت عمدہ لکھا ہی جسکو شبہہ ہو وہان دیکھ لے اور اونہین مین سے ہی جو مقامات
مظہریہ مین ہے کہ لوگون نے حضرت مظہر جانجانان رح سے پوچھا کہ اہل حدیث پر چلنے اور ایک
مذہب سے دوسرے مذہب مین چلے جانیکو کیا فرماتے ہین تو آپنے جواب دیا کہ اے مخدوم
حدیث پر چلنے کی مسئلہ مین شیخ محمد حیات مدینہ طیبہ کے محدث نے ایک رسالہ لکھا ہی اونکا خلاصہ
فارسی مین لکھا جاتا ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محمد صلعم تو کہدے کہ اگر تم خدا کی محبت رکھتے
تو میری چال پر چلو تمہین اللہ پیار کریگا اور حضرت صلعم نے فرمایا ہے کوئی شخص ایماندار
نہوگا جبتک اوسکی چاہت میرے لائے کیموافق نہو جاے یہہ حدیث صحیح ہی کتاب الحجۃ مین
ابو القاسم اسمعیل بن فضل اصفہانی نے روایت کی ہے اور روضۃ العلماء مین بیان
کیا ہے کہ امام اعظم رح صاحب نے فرمایا ہے کہ جب حدیث صحیح ہو تو وہی میرا مذہب ہے اور میرا
مسئلہ حدیث کے روبرو چھوڑ دو تو جو شخص پرکھہ حدیث کی رکھتا ہو اور ناسخ کو منسوخ سے
اور بودی کو کھری سے پہچانتا ہو اگر وہ حدیث پر چلے تو امام کے مذہب سے نہین نکلتا ہے

۱۹۶۷ م

اور جو حدیث جانکر حدیث پر نچلا تو اوسنے امام کا قول جو فرمایا ہے کہ حدیث ملی تو میرے مسئلہ پر
نہ چلو نہ مانا اور یہہ بات چھپی ہوئی نہین ہے کہ کسی عالم نے ساری حدیثین کہیر نہین بین
یہ قول امام صاحب کا کہ حدیث کی سامنے میرا مسئلہ چھوڑ دو صاف صاف دلیل ہے اسپر کہ سب حدیثین امام
صاحب کو نہین پہنچین بلکہ بعضی نہین ملین اور کسی نہ ملین کہ حضرت کے خلیفون جیسے لوگونکو جو حضرت
کی ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور حضرت کے پاس رہتے تہے بعض بعض حدیثین اونہین بہی نہین ملین جو
لوگ حدیث کو جانتے ہین وہ اس بات کو خوب پہچانتے ہین اور یہہ تو سب پر کہلا ہوا ہے کہ امت محمدی کے
ہر شخص پر حضرت کی پیروی اور آپکی چال ڈہال پر چلنا فرض ہے اور اماموں سے کسیکے پیچہی لگا رہنا
ضرور نہین امتونکو اختیار ہے کہ مجتہد دین میں سے جس جسکی چاہین چال پسند کرلین اور سمجہی کہ انکی پیروی
واجب مخیر ہے اور جو شخص یہہ کہتا ہے کہ حدیث پر چلنا امام کے مذہب سے نکال دیتا ہے وہ شخص اس
دعوے کی کوئی دلیل کہتا ہو تو پیش کرے اور اونہین باتون میں سے ہے کہ جو حضرت مولنا شاہ عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہر مینے حضرت مرتضیٰ علی سے عرض کیا کہ مجتہدونکو مذہبونمین آپکو
کونسا مذہب پسند ہے تو آپنے فرمایا کہ ہمین تو کوئی مذہب پسند نہین ہے یا شاید یون فرمایا کہ ہمارے رنگ کا
مذہب نہین ہے اونہون نے بڑا گہٹا دیا ہے اور اونہین باتون میں سے ہے جو حضرت امام غزالی رح نے کیمیا
سعادت مین فرمایا ہے پہلے شرط اللہ کے طالب کو یہہ ہے کہ اوٹ بیچمین پڑی ہو دے تاکہ اونمین سے جو
جنکو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے جنہے اونکے آگے پیچہے دیوار اور آڑ بنادی ہے سو اونپر پردہ ڈالدیا ہے
اسلئے اونکو نہین سوجہتا ہے اور دیوارین اور آڑین چار ہین ایک تو دہن ہے دوسرے آبرو ہے
تیسرے کسیکے پیچہے لگا رہنا امام ہو یا پیر ہو اور چوتہی گناہ اور دوسرے یہانتک کہ بیان کرتے
کرتے فرمایا کہ تقلید ایسی اوٹ ہے کہ جب کسیکا مذہب اختیار کیا اور جیمین مان لیا اور کوئی مسئلہ
اجتہادی سنا اور کسیکی بات کی اوسکی جیمین سمائی نہین رہی تو اللہ کے طالب کو چاہیے کہ ان
سب کو بہول جاوے اور لا الہ الا اللہ کے معنے اپنے جیمین سوچے اور اوسپر یقین کرے اور اوس
کلمہ کا ثبوت آپ مین ڈہونڈہے اور ثبوت اوسکا یہہ ہے کہ اوسکی دلمین کسیکی ایسی جگہ باقی نرہے

خدا کی سوا اوسکا حکم ماننے اور اوسکی پوجا تیری کرے کیونکہ جس شخص کی جی کا چاؤ بہاری ہے
وہی اوسکا معبود اور خدا ہے جب یہہ بات خوب سمجہہ مین آجاتی ہے تو طالب کو چاہیے کہ اپنی کشود کا
اللہ رسول کی بعد ایسی ڈہونڈ ہے ٹٹولے کہ کسیکے اجتہاد مین پہنسے اور اونہین مین سے ہے جو حضرت مولانائے
روم رح نے فرمایا ہے کہ اگر ڈہکوسلو نپر دین کا مدار ہوتا تو امام فخر الدین رازی دین کا بہیدی ہوتا
عقل کے تکی چلانیوالون کا پانو لکڑیکا ہی لکڑیکا پانو بودا ہوتا ہے اور اونہین مین سے ہے جو حضرت
ابو الخیر رح نے فرمایا ہے دو تین اٹارتیون کی تقلید نے سوہا لوگون کا نام بگاڑ دیا ہے اور اونہین
مین سے ہے جو حضرت شیخ سعدی شیرازی رح نے فرمایا ہے دیکہا دیکہی رستہ ایسی خدا کی رضامندی
کے کام کرنے بہولا ہے ٹہنڈے گا اوس بیٹو کو جو قرآن حدیث سی تحقیق کرکے چلی اور اونہین مین سے
ہے جو مقامات مظہریہ مین فرمایا ہے آپنے لکہا تہا کہ حضرت مجدد رح نے اپنے مکتوبون مین اونگلی اوٹہانا
تشہد مین منع لکہا ہے اور ہمکو اونکی مذہب کا دعوی ہے پہر کیون مخالفت کرتے ہو عاشق کو معشوق
کی چال پیاری ہوتی ہے ہمارے حضرت ایسا ذات نہ تہی کہ اوسکی شان سے بڑہکر ہے قرآن
حدیث پر چلنا سب بندون پر فرض کر دیا ہے اللہ فرماتا ہے کام نہین کسی ایماندار مرد کا عورت جب
ٹہرا دے اللہ اور اوسکا رسول کچہہ کام کہ اونکو رہے کچہہ اختیار اپنے کام مین اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہین کہ کوئی تم مین ایماندار نہو گا جبتک اوسکی جی کے چاؤ میرے لائے
کے ساتہہ لگے اور حضرت مجدد رض نے جو پورے پورے نائب حضرت کے ہین اپنے طریقہ کے بنا قرآن
حدیث کے چلنے پر رکہی ہے اور بہت سے عالمون نے اونگلی اوٹہانیکے مسئلہ مین رسالے لکہے ہین اور
اونہین حدیثین اور فقہ حنفیہ کی روایتین بیان کی ہین یہانتک کہ حضرت مجدد رض کی چہوٹی
صاحبزادے حضرت شاہ یحیی صاحب نے بہی اس مسئلہ مین ایک رسالہ لکہا ہے اور اونگلی نہ اوٹہانے
مین ایک حدیث بہی نہین ملتی ہے اور حضرت مجدد رض کا اونگلی نہ اوٹہانا اجتہاد کی رو سے
ہے اور جو حدیث کا منسوخ ہونا سمجہا تہو وہ اجتہاد پر مقدم ہے اور اونگلی اوٹہانیکی
سنت ثابت ہونیکے بعد اوسکا چہوڑ دینا اس وجہہ سے کہ حضرت مجدد رض نے نہین اوٹہائے

جہل وحماقت ہی اور اونہین مین سے ہی جو تفسیر احمدی کی ۲۷۹ صفحہ مین ہی کہ جب حدیث یا صحابی کا قول
امام صاحب کو نہ پہونچا ہو تو ہم یہی مانتے ہین کہ جب حدیث یا قول صحیح ہونا ثابت ہو جاے تو اوسی پر چلنا چاہئے
اور امام صاحب کی قول پر چلنا حرام ہے حدیث یا قول صحابی کی خلاف کیوجہ سی مگر اس شرط پر کہ کسی
مجتہد کی رایے اوس حدیث یا قول صحابی کیموافق ہو لیکن ہمارا عمل اوسپر حدیث یا قول صحابی ہی کیوجہ سے
ہوگا نہ کہ قول مجتہد کیوجہ سے اور اونہین مین سی ہے جو ناظورہ کے صفحہ ۱۲ مین ابوعمر بن عبدالبر نے
فرمایا ہے کہ جس شخص کو کوئی حدیث پہنچی جبتک اوسکی پاس اوسکی تخصیص یا موقوفی کا حکم نہ پہنچے
سدا اوسی پر چلنا فرض اور ضروری ہے اور پہر اوسیکی ۹۰ صفحہ مین ہے کہ جب صحابی حدیث کی
سامنے دبا ہے تو اور کوئی کس گنتی مین ہے اور پہر اوسیکے ۱۲ صفحہ مین ہے کہ عصام بن یوسف حضرت
امام اعظم رح کے اون ساتہیون مین تہے جو اونکی مذہب پر چلتے تہے اور اونکی مدد پر جمتی تہے
صحیح یہ ہے کہ تکبیر ہی وہ اپنی دونو ہاتہونکو رکوع مین جانے اور سر اوٹہانے کیوقت اوٹہاتے تہے
کیونکہ اونکا عمل حدیث ابن عمر پر تہا اور اوسیکی ۱۲ صفحہ مین ہے کہ ہمارے حضرت امام شافعی رحمۃ نے
فرمایا کہ سب مسلمانونکا ایکا ہو چکا ہے کہ جس شخصکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی
حدیث معلوم ہو جاے اوسپر حرام ہے کہ کسیکی کہنے سے اوسی چہوڑ دے اور اونہین مین سی ہے
جو مولنا شاہ عبدالعزیز رح نے اپنی تفسیر فتح العزیز مین فرمایا ہی اسکو جاننا چاہئے کہ جسطرح
خدا کے سوا کسی کی عبادت کرنے سے شرک وکفر ہے کسیکا کہا ماننا اور اوسکی پیچہی لگا رہنا
جمکر لگا رہنا بہی کفر ہے اور جمکر کسیکے پیچہی لگے رہنے کی یہ معنے ہین کہ اوس شخص کو اللہ کے
حکمونکا سرچشمہ ہو جاننے والا جانکر اوسکے پیچہی چلنا اپنی گلیمین ڈال لیوی اور اوسیکے پیچہے
لگا رہنا اپنے جان پر ضروری سمجہی اور اللہ تعالےٰ کے خلاف پڑا ہو اوسکی پیروی سے ہاتہہ
نہ اوٹہاوے یہی سوا خدا کی اورون کی پوجا سی ہے جسکو اللہ تعالےٰ نے اتخذوا احبارہم ورہبانہم
اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم مین بتایا ہی یعنی اونہون نے اپنے عالمون اور درویشون
اللہ کے سوا خدا بنالئے ہین اور مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ کو اونکے سوا اور بزرگون کے قول

واما العقلية فمنها ان وجعل التعيين باطل لانه خلاف الاجماع وكلما كان كذلك فهو باطل قولنا اما الصغرى فلانه مضاد للقول المجمع عليه المجتهد يخطئ ويصيب هذا صحيح فان بعض اقوال المجتهد فان اخطأ المخطئ حكم بعضها وقال نبينا المعصوم صلى الله عليه وسلم ان لا طاعة للمخلوق في المعروف واما الكبرى فبين

ومنها ان اقوال المجتهد تحتمل الخطاء والاحتمال لا ينافي الاجماع او منها بطل الاستدلال ان الشريعة المحمدية على صاحبها الف الف تحية وسلام بالنسبة الى المذاهب الاربعة مثلا اما كل او كلي وفي كلا التقديرين يلزم المطلوب لانها ان كانت كلا يلزم عدم التعيين البتة وان كانت كليا يلزم اجتماع المتضادات

بہت ہین اور عقلی دلیلون سے ایک تو یہہ ہے کہ مسئلہ ایک امام یا مذہب کی لکیر پر فقیر رہنا شریعت محمدی مین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم جہوٹی اور نکمی بات ہے اسواسطے کہ یہہ خلاف اجماع ہے اور جو بات صحابہ اور ائمہ مجتہدین اور بزرگان دین کے اجماع کے خلاف ہو وہ بات جہوٹی اور نکمی ہے تو ایک کی لکیر پر فقیر ہونا بہی جہوٹا اور نکما ہے پہلی بات کا ثبوت یعنی اجماع کے خلاف تو اسواسطے ہے کہ جس بات پر سبکا اتفاق ہے یعنی مجتہد کبہی چوکتا ہے اور کبہی ٹہیک کہتا ہے ایک کی بات پر ڈٹ جانا اس قول کے ضد ہے کیونکہ یہہ قول صاف بتاتا ہے کہ مجتہد کے بعضے مسئلے الٹے جاوینگے سب ہرگز نہین لئے جاوینگے اسواسطے کہ مجتہد کی چوک پر چلنا حرام ہے کیسے حرام نہوگا کہ ہم سب ہمارے پیغمبر نے جو کہہ فرمایا کہ سوا اللہ رسول کے خدع کے تابع ہو کے کسیکی بات مانو اور دوسری بات یعنی اجماع کی خلاف ہو وہ نکمی بات ہے صاف اور کہلی ہے کچہہ ثابت کرنیکی حاجت نہین اور دوسری عقلی دلیل یہہ ہے کہ مجتہد کے اجتہادی مسائل مین چوک کا دہوکا پڑتا ہے اور جس مسئلہ مین چوک کا دہوکا ہے سینہ ٹہوک کر نہین لئی جاتی اسلئے کہ جب دہوکا آیا ٹہیک ٹہیک بات کا پتا لگایا گیا گذرا ہوا اور تیسری دلیل عقلی یہہ ہے کہ آپ بتائی شریعت محمدی بہ نسبت ان چارون مذہبون کے انکے نزدیک کیا ہے کل کہتے ہو یا کلی بتاتے ہو اور دونو صورتون مین تعیین مذہب یا تخصیص امام کی گذری ہے اسلئے کہ اگر شریعت کو کل بتاوگی تو یہہ چارون مذہب اوسکی جز ہون گے جیسی چارپائی کی چارون پائے ہین تو اب تم ہی کہدو کہ ایک پائے یا ایک پٹی کی چارپائی کیسے بن جاویگی تو ایسی ہی ایک مذہب یا ایک امام کی برتنے سی پوری شریعت محمدی کا برتاو کیسے ہو جاویگا تو تعیین ضرور نہین ہے اور اگر تم کہو کہ شریعت محمدی بہ نسبت ان چارون مذہبون کے کلی ہے تو خواہ مخواہ نوع ہی ہوگی کہ مطلق شریعت جنس ہے اور شریعت عیسوی اور موسوی اور محمدی اوسکے انواع مین اور جب نوع ٹہری تو بات بگڑ گئی کیونکہ نوع کی افراد و اشخاص تو سب ایک حقیقت کے ہوتے ہین اور یہان صندم ضد ہے اور ایک دوسرے کے خلاف ہے ایک ہی مسئلہ ایک امام کے نزدیک حلال ہے اور وہی خاص مسئلہ دوسرے کے ہان حرام ہے تو شریعت محمدی نوع نہ ٹہری اور تعیین گئی گذری ہوئی

کل ہی رہے اور اوسکا حال تو تمہین معلوم ہو ہی چکا تو بس کل ہونیکی صورتمین تعیین کیسی یہین
تو دہی ایک پایکی چارپائی ہو جاویگی اور چوتہی یہہ ہے کہ ہم شکل اوّل بناتے ہین جو تمہاری
ہان اوسکا نتیجہ ایسا صاف ہوتا ہے جیسی ایک چیز آنکہونسی دیکہہ لی پہر اگر کوئی انکار کری تو
لوگ اوسکو سٹری بتلائین وہ یہہ ہے کہ تعیین مسائل حق حق ثابت ہو چکی ہین وہ سب شریعت محمدی کے
مسئلے ہین اور جو شریعت محمدی مین اوسپر چلنا سبکو فرض ہے تو اس سے یہہ بات نکلی کہ سارے مسائل جو حق حق ثابت ہو چکے ہین
اونپر چلنا فرض ہے اور پانچوین یہہ ہے کہ آپ کہیے کہ مجتہد سے کسی مسئلہ مین چوک ہوتی ہے یا نہین اگر ہوتی ہے تو
تعیین گئی گذری ہوئے اور اگر نہین ہوتی تو اجتہاد ہی نہین کیونکہ اجتہاد کی بہول چوک تو ساتہ لگی ہوئی
ہے اور چھٹے یہہ ہے کہ ایک مذہب کے پوری شریعت محمدی بتاتے ہو یا نہین بتاتے اگر بتاؤ تو پوری شریعت ہی تو فرض
کہ یہ جو اجماع ہے کہ حق چارونمین ہے وہ کہان گیا اور اگر کہتی ہو کہ پوری شریعت تو نہین تو تعیین کیسے
کیونکہ مسلمان سے کسی شریعت کا اقرار اور کسیکا انکار نہین ہو سکتا ہے اور ساتوین یہ ہے کہ تعیین تو حضرت کے بعد
چوتہی جگہ مین نکلی ہے اور ایسی چیز کو دین سمجہنا بڑی بدعت ہے تو تعیین بدعت ہے اور آٹھوین یہ ہے کہ
آپ فرمائیے حنفیونکا اقتدا شافعیونکے ساتہہ یا بالعکس درست ہے یا نہین اگر درست فرماتے ہو تو تعیین کہان گئی اور جو
درست نہین فرماتے ہو تو خلاف اجماع ہے اور نوین یہ ہے کہ تعیین باطل اور جہوٹی ہوتی تو کچہہ خرابی پڑتی
لیکن تعیین سے خرابی پڑگئی کیونکہ وہ یہہ چاہتی ہے کہ وہ امام معصوم اور بے چوک ہے تو تعیین باطل ہوئی
اسلیے کہ جس سے اعتقاد بگڑا وہ بڑی چیز ہے پہلی بات یون ثابت ہوتی ہے کہ نبیونکی سوا اورونکو بے چوک
جاننا پڑتا ہے اور پہلی باتکا ثابت کرنا کچہہ ضروری نہین سب جانتے ہین کہ سوا نبیونکی اورونکو بے چوک
جاننا کفر ہے اور دسوین یہہ ہے کہ سب مومنین آپ حق کو برابر جانتے ہین یا نہین جانتے اگر کہیے سب برابر
حق ہے تو تعیین کیسی اور اگر فرمائیے کہ سب ایکسے حق نہین تو خلاف اجماع ہے اور اجماع کے خلاف اعتقاد
کرنا کفر ٹہر چکا ہے اور گیارہوین یہہ ہے کہ تعیین کو واجب بتانا ضرور شرک ہے الله کے ساتہہ یا رسول کے ساتہہ
اسلیے کہ تعیین مین تو جون کے تون وہی بات ہے جسکی خدا نے برائی بیان کی ہے یہود کے کرتوتونکی
کہ اونہونے اپنی عالمون اور درویشونکو خدا کو چہوڑ خدا بنا لیا اور جو ایسی ہو وہ شرک ہے تو تعیین بہی

شرک ہی کیونکہ اسمین بہی تو وہی بات ہی کہ سدا ایک ہی لکیر پیٹنی پڑتی ہی اور جو کچہ بی جوکا سب جہیلی جاتی ہی
جب اوسکو فرض بتا چکی تو کیسے نہ جہیلین اور پانچوین یہ ہے کہ تقلید شخصی کو واجب بتانا ڈہٹائی ہی کیونکہ اللہ جو حرام
بتاتی بات پر اور اللہ کے حرام بتائی پر اڑنا اور ڈہٹائی حرام ہی تو تقلید بہی حرام ہے اسلئے کہ گناہ کو حلال
بتانا یہہ بیاکہ واجب کہنا کفر ہے تو تقلید بہی ایسی ہی ہی اور چہٹوین یہ ہے کہ تقلید تو پہوٹ ہی اور پہوٹ
اور تفرقہ ہی جنکو خدا نے منع فرمایا ہی اللہ کی رسی کو سب ملکے اکٹہی ہوکر مضبوط پکڑو اور تفرقہ مت ہو سو تقلید
بہی ایسی ہی ہی اور ساتوین یہ ہے کہ تقلید مین رحمت سے بہاگنا پڑتا ہی کیونکہ اسپر اجماع ہو چکا ہے کہ
علما کا اختلاف امت محمدیہ کو رحمت الہی اور آرام اور چین ہی اور رحمت سے بہاگنا تو آپ جانتے ہین کیسا ہے اب اندا
خدا کی رحمت ڈہونڈتے ہین اور تقلید مین ٹکرا دہکے بہاگنا پڑتا ہی اور آٹہوین یہ ہے کہ بعد اسکے کہ
حدیث شریف کی کتابین جمع ہو چکے ہرگز نہین ہو سکتا ہی کہ کوئی مذہب خاص ان چارون مین سے پوری
پوری شریعت محمدی ہو جسپر چلنا سب مسلمانون پر فرض ہو اسلئے کہ اسمین یہ خرابی ہے کہ اوس مذہب کے سوا
جو تینون مذہب رہ گئے ہین جاہے وہ اگلے ہون یا پچہلے ہون عالم ہون یا نیک پارسی بڑی بڑی اولیا اللہ
ہون سبکو یہی کہنا پڑیگا کہ وہ شریعت پر نہ چلے کیونکہ شریعت تو نرا ایک مذہب ٹہر چکا ہے اور جب وہ
شریعت محمدی پر نہین چلے تو اب فرمائیے کہ وہ مسلمان بہی تہے یا نہین مسلمان تو کسطرح کہ سکوگی کہ اونہون نے
شریعت محمدی پر ہی نہین تو نعوذ باللہ کافر ٹہرے اور یہہ خرابی تقلید سے پڑی تو باطل ٹہری اور
یہہ بہی نہین ہو سکتا ہی کہ ہمین تو معلوم نہین کہ کونسا شریعت محمدی ہے پر ان چارون مین سے
کوئی نہ کوئی ایک شریعت ہی تو اسمین یہ خرابی ہے کہ سبکے سب کی کرائی گئی گذری ہوئی
جاتی ہے کیونکہ جب معلوم ہی نہین کہ حق کونسا ہے تو عمل مین کیا دہول اڑاینگی اسلئے کہ نیک کام
کرنا جب ہوتا ہے کہ معلوم ہو کہ یہ کام شریعت کا اچہا ہے اور فلانا کام برا ہے اور یہہ تو معلوم
ہی نہین تو کرنی کی طرف سے خیر صلا ہوئی اور نہ یون کہ سکتے کہ دو دو یا تین تین خاص شریعت محمدی
مین کیونکہ اون دو کے سوا جو دو اور رہے ہین اونکو آپ ویسا ہی بتا چکے ہیں ایک کے سوا اور تینونکو
کہہ چکے اور نہ یون کہہ سکتے ہین کہ ان چارون مین سے دو کو یا تین کو کوئی شریعت محمدی کہے

دفع ہفوات ایجاب التعیین انما ہو اصلاح تعالی ما منعہ اللہ علی الممنوع ... [illegible] ... ومنہا انہ التفرق ... لقولہ تعالی ... حبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ... ومنہا انہ فرار من الرحمۃ ... ومنہا انہ بعد تدوین کتب الحدیث ... لا یجوز ان یکون واحد من المذاہب الاربعۃ متابعۃ شریعۃ ... کاملۃ واجبۃ الاتباع ... کاملۃ لزوم استحالۃ القول بعدم اہتداء الثلثۃ الباقیۃ من العلماء والصلحاء والاولیاء ولا بعینہ ... استحالۃ القول بعدم اہتداء اجمعین من العالمین واجلۃ

... العلم بلا تعیین الحقیقۃ وہو بدیہیۃ او العمل بالشیء فرع العلم بحقیقۃ بلا ریب وان لیس بلیس ولا ... اکبر من اثنین بعینہما ولا بعینہم او ثلثۃ ثلثۃ بعینہا ولا بعینہما لہذا ولذلک ... ان یکون کل احد من المذاہب الاربعۃ شریعۃ محمدیۃ مستقلۃ کاملۃ

کیونکہ حق معلوم نہین تو کریا کرم ہوچکا اور نہ یون کہہ سکتی ہین کہ چارون جدے جدے پوری شریعت
محمدی ہین اسلئے کہ چارون آپسمین ایک دوسرے کے مخالف ہین کہ کسطرح کے راہ نہ نکلی برے
ایک امام ایک چیز کو حرام بتاتا ہے دوسرا اوسی چیز کو حلال بتاتا ہے تو جب یہی شریعت محمدی
ٹہرا اور وہ بہی شریعت محمدی ٹہرا تو نعوذ باللہ شریعت کیا ہوئی کہیل تماشا ہوا اور جب یہ سب
صورتین نکمی اور جہوٹی ٹہر چکین تو ایک صورت یہ باقی رہی ہے کہ چارون کو ملا جلا کر سبکے
حق حق مسئلے جو قرآن حدیث کیموافق ہون شریعت محمدی ہین اونکو لیوین اور اونپر عمل کرین تو تقلید
کا جوا تنک گیا گذرا ہوا اور جب بتانا تو نہایت بودا اور نکریکا جالا ہے اوسکا بتا ہی نہین لگتا
اور جو ہمارا مطلب قرآن حدیث اور اجماع اولین و آخرین کیموافق تہا ثابت ہو گیا اور اس بات
کو ہمنی یقیناً جانلی اور بلکہ ٹہیک ٹہیک خدا کی دکہائی چیز کیطرح پہچان لی اب فدہ
سوچیگا اور بتاو کیجئی اور حق بات مانئی کیونکہ حق پر تو ضرور ہی چلنا چاہئی کیونکہ جب مجموع چار
مذہبونکا شریعت محمدی ٹہر چکا اور یہہ سب عالم لوگ اور جاہل لوگ جانتے ہین ٹہر ویکا ذکر نہین
کہ کوئی کل کیون نہو وہ کل جب ہی ٹہر گیا کہ اوسکی سارے اجزا یکجا اکٹھے ہون تو جو لوگ
تعیین کو واجب بتاتے ہین بڑی نامراد ہین اور اللہ رسول کے تو ٹہی ہین جا پڑے ہین اور مکر ہوگئے
جنکو تعیین کا بہیا ہو گیا ہے یہ تو کہلی اور بڑی ہوئی بات ہے کہ جب ایک جز شریعت پر چلنا واجب ٹہرا دیا
اور ہونے اور تین کو اونپر چلنا حرام کر دیا ہو کہ کسی پر واجب ہے تو اوسکی یہ معنی ہین کہ اسکی ضد نقیض کو برتنا
حرام ہے مثلاً جب ہم یہ کہین کہ نماز پڑہنا واجب ہے تو اسکی یہی معنی ہین کہ نہ پڑہنا نماز کا حرام ہے پہر جب
کہا کہ ایک چیز پر چلنا واجب ہے تو یہی مطلب ٹہریگا کہ اور تینو پر چلنا حرام ہے اسلئے کہ جب ایک چیز حق ہے
تو دوسرے اوسکی ضد ناحق ہی ہوگی اور جب ایک چیز حرام ٹہری تو اسکی ضد حلال ہی ہوگی اور یہی حق کے
چہاو کیسا تہہ لگی یہ آگو اللہ گمراہی بہکا دیگا اللہ تعالے نے فرمایا تو نی اوسکو دیکہا جسنے اپنی جی کی چاو کو
اپنا خدا بنا لیا ہے اور اللہ نے فرمایا کہ اون لوگونکی کہاوت جنکو توراۃ دی گئی پہر وہ اوسپر نچلے گدہی کیسی ہے
جسپر بہت سی کتابین لدی ہون وہ بہت برے لوگ ہین جنہون نے خدا کی آیتونکو نہ مانا اور اللہ نالائقونکو

فستذكرون ما اقول لكم وافوض امري الى الله ان الله بصير بالعباد وما علينا الا البلاغ المبين والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم وطريق متين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله سيد المرسلين وعلى آله واصحابه وازواجه الراشدين المهديين اجمعين آمين آمين

راہ پر ہیں لگاتا ہی اُنکی یاد کرو گو جو میں تم سے کہتا ہوں اور میں اپنا کام خدا کو سونپتا ہوں وہ اپنے سب بندوں کو دیکھتا ہی اور ہمارا ذمہ تو کہلا کہلا پہونچا دینا ہی ہے اور اللہ جسکو چاہے سیدھی سڑک اُنکو دی اور انکو رستے پر چلا دی اور پچھلی پکار میری یہہ ہے کہ سب خوبیاں جہان کے پالنے والے کو زیبا ہیں اور پوری پوری رحمت اور سلام کا اوتار حضرت پیغمبر صاحب پر جو سب پیغمبروں کے اگے ہیں اور اُنکی اہلبیت پر اور ساری دینا ساتھیوں اور تمام دینداراؤں پر جو ٹہیک رستے پر لگی ہوئے ہیں سبکے سب پر لے اللہ پسند کرے ای اللہ لے ای اللہ یون ہی ہو

تمام شد

الحق لا یتجاوز عما فی ہذہ الرسالۃ فماذا بعد الحق الا الضلال واللہ اعلم بالصواب تابع وا[illegible]

محمد نذیر حسین

محمد عبد الحلیم

محمد یعقوب [illegible]

ہذہ الرسالۃ صحیحۃ محمد عبد [illegible]

محمد عبد الحمید

شرف فضلہ محمد بن شید [illegible]

سید احمد حسن

عبد الحمید

ہذہ الرسالۃ صحیحۃ

محمد عبد الرحمن خان محمدی [illegible]

ہذا ہو الحق الصریح وخلافہ حرام قبیح

بطفیل نبی الہی بخش

لا دلیل علی التقلید الشخصی من العقل و النقل بل انما ہو جہل العلم بالدلیل الشرعی فی الرسالۃ

حافظ احمد حسین

محمد سعید علی

ماشاء اللہ وجزاہ کیا خوب تحریر دلپذیر وتقریر بے نظیر ہے کہ ہر صغیر وکبیر کو سمجھ [illegible]

محمد حسین انکی فماذا بعد الحق الا الضلال

حسبنا الله حفیظ اللہ

محمد ابو الحسن عفا اللہ عنہ مرشد آبادی —

محمد ضیاء الدین توفیقی عبد العظیم آبادی بہاری — اصاب المولف [illegible]

[illegible] ولی محمد ساکن ضلع ہوشیارپور — ہذا الکتاب مصیب الحق [illegible]

محمد الحق عفا اللہ عنہ ساکن ضلع ہزارہ — ہذا الکتاب لا ریب فیہ [illegible]

فیہ الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا محمد اسحق عفی عنہ

اس رسالہ میں فقط اٹکل تعلیمیں کرادی گئیں ہیں وما علینا الا البلاغ المبین ۱۲ عبد الغفور

لا یخفی ما فیہ من الحق فی ہذا الکتاب عند اولی الالباب محمد عبد الصمد حفظہ اللہ الاحد ملطفہ المؤید قد سہت ہذہ الرسالۃ من اولہا الی آخرہا فوجدتہا صحیحۃ من الدلائل والبراہین واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب محمد خدا بخش محمد وزیر ضلع اعظم گڈھ - الجواب صحیح

محمد صدیق ـ

الحمد للہ اطلعت علی ما حررہ مولف ہذہ الرسالۃ المفیدۃ وما اورد فیہا من الدلائل والبراہین السدیدۃ فرأیتہ قد افاد واجاد وارشد الخلق العباد الی السداد واللہ ولی الرشاد حررہ بقلمہ عجلاً واملاہ بفمہ خجلا العبد المسکین **زین العابدین** قاضی حال بلدۂ بھوپال اصلح اللہ الاعمال ـ نعم اذا کان تعلیق المذہب بحیث لا یترک قول الامام بثبوت الحدیث فہذا التعیین باطل لا شک فی بطلانہ فان اطاعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجبۃ فی جمیع الاحکام **عبد العزیز** بن غلام احمد لکھنوی غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ بعد الحمد لاہلہ والصلوٰۃ علی اہلہا ان اللہ امرنا باتباعہ واتباع رسولہ وما کلفنا ان نتخذ من دون اللہ اربابا واحبارا کالنواد سہا بالـ وارشدنا عند الجہل عن الادلۃ ان نسأل اہل الذکر ان کنا لا نعلم فقد بین المولف شکر اللہ تعالیٰ سعیہ ہذا الحق الصریح واظہر ما ہو التحقیق جزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدین والدنیا - آمین یا رب العالمین **نور الدین** عفا اللہ عنہ متوطن بھیرہ پنجاب ـ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین وعلی آلہ وصحابہ اجمعین اما بعد ارباب دانش پر مخفی نہ رہے کہ یہ رسالہ مفیدہ خواص وعام مسمی برد التقلید بالکتاب المجید تیرہ مہر